مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء

مصلح موعود نمبر

ٹیلیفون نمبر ۳۳

الفضل قادیان

روزنامہ ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت ۲ر

The ALFAZL QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ — ۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش — ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء — نمبر ۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱ بجے کے قیام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو معدے کے مقام پر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بھی حضور نے بعد نماز عصر سے نماز مغرب تک درس القرآن دیا۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب حضرت موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہونے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حلفیہ اعلانات

از ایڈیٹر

خدا تعالیٰ اپنے جن مخلص اور محبوب بندوں کو دنیا کی اصلاح اور ہدایت کے لئے منتخب فرماتا ہے۔ انہیں اپنے منصب اور اپنی صداقت پر ایسا پختہ اور کامل یقین عطا کرتا ہے۔ کہ دنیا میں کہیں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اسی یقین اور وثوق کی بناء پر دنیا کے سب سے بڑے ہادی سردار اولین و آخرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کرایا۔ کہ انا اول المسلمین۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت پر ایسے ایسے لرزہ براندام کر دینے والے اور قلوب کو تھرا دینے والے حلفیہ اعلانات فرمائے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے والے کسی انسان کے لئے مجال دم زدن باقی نہیں۔ اور اسی بناء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کئی ایک اہم مقامات پر ہزارہا انسانوں کے مجمعوں میں اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق حلفیہ اعلان فرما چکے ہیں۔

چنانچہ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو حضور نے ہوشیار پور کے اس تاریخی مقام پر جہاں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آج سے پورے ۵۹ سال قبل مصلح موعود کے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی۔ ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔ ”میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔“ (الفضل ۲۴ فروری ۱۹۴۴ء)

پھر ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں حضور نے تقریر کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ:۔ ”میں اسی واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی۔ کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں۔ جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔“ (الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۴ء)

اسی قسم کے حلفیہ اعلانات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ مارچ کو لدھیانہ میں اور ۱۶ اپریل کو ہندوستان کے پایہ تخت دہلی میں بھرے جلسوں میں کئے۔ خدا تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھنے والے۔ اسے قادر مطلق سمجھنے والے اور شدید العقاب یقین کرنے والے اصحاب غور فرمائیں۔ کیا اس قسم کے حلفیہ اعلانات کوئی جھوٹا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ پھر کیا خدا تعالیٰ اسے مہلت دے سکتا ہے۔ اور اس کے لئے ترقی اور کامیابی کے دروازے کھول سکتا ہے؟ نہیں! قطعاً نہیں!! پھر کیا ان لوگوں کے لئے نہایت ہی خوف اور ڈر کا مقام نہیں۔ جو ایک صادق کے حلفیہ اعلانات کی طرف توجہ نہ کریں۔ اور خدمت اسلام کی خاطر اس کے جھنڈے تلے جمع نہ ہوں۔ تقویٰ اللہ کا تقاضہ ہے۔ کہ ہر سعید الفطرت انسان اس موعود کو قبول کرے۔ تا دین و دنیا میں سرخروئی حاصل ہو۔

نور آتا ہے نور

از جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے قادیان

اہل پیغام سے خطاب

اے اہل پیغام وہ دن یاد کرو۔ جب تمہارے بزرگ مغربی تعلیم کے حصول میں مصروف تھے۔ اور اپنی زندگی کا ایک مقصد یہ سمجھتے تھے کہ اپنے ہم وطنوں کو بھی مغربی تعلیم و تہذیب کا ہی سبق دینگے۔ حتیٰ کہ بعض نے اس میں یہاں تک غلو کیا۔ کہ خود دین اسلام کے متعلق ہی انہیں شبہات پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ وہ کون تھا جس نے اس وقت انہیں ضلالت کے سمندر میں غرق ہونے سے بچا لیا۔ کیوں ان کی زندگی کا رنگ بدل گیا۔ اگر ایک پولوس کی طرح ساری دنیا میں چکر لگاتا رہا تو دوسرا پطرس کہلایا۔ ظاہر ہے کہ دنیا میں ایک مسیح آیا تھا جس کے دم سے مردے زندہ ہوتے تھے۔ لیکن افسوس تم نے اپنے محسن اور مرشد سے گستاخی کی اور اس کی شان کو نہ سمجھا اور اس کو اس کے مرتبہ سے گرا دینے کا ہی مشورہ کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تم نے اس کے لخت جگر کے بغض کو دین قرار دے لیا۔ اس کے در و دیوار پہ نور برسا اور خدا نے کہا کہ بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ مگر افسوس تم نے اس کے کپڑوں کی قدر نہ کی۔ اس کے موعود پسر کو تو بھلا کیا ڈھونڈنا تھا۔ اے نادانو اگر تم دنیا کی بادشاہت ہی چاہتے تھے تو کم سے کم اپنے مقدس رہنما کے کپڑوں کو ہی تلاش کرتے شاید ان کی برکت سے تمہاری آنکھیں بھی کھل جاتیں اور تم اس نور کو دیکھ لیتے۔

خدا نے کہا تھا نور آتا ہے نور۔ وہ آیا اپنے گھر آیا مگر افسوس اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا۔ یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکٰفرون۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اس نور کو بجھا دیں مگر یاد رکھیں کہ اللہ اپنے نور کو کامل کریگا خواہ کافر کتنا ہی برا مناتے رہیں۔

اے قادیان سے نکل جانے والو تمہارے منہ کی پھونکیں عجیب ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ تم لوگوں کو قادیان بلاتے تھے مگر اب موقعہ بے موقعہ تم دنیا میں یہ اعلان کرتے پھرتے ہو کہ قادیان مت جاؤ۔ کیونکہ اب وہاں کلمہ گو لوگوں کو کافر کہا جاتا ہے۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ خود خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ کہا تھا۔

جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہیگا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔

اے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجدد کہنے والو۔ مسئلے مسائل اور بحثیں تو ابتدائے آفرنیش سے ہوتی ہی رہی ہیں اور تم نے خود اس کا تیس سال تک تجربہ کر لیا ہے۔ کتابیں لکھتے لکھتے تمہاری قلمیں گھس گئیں اور بال سفید ہو گئے۔ مصلح موعود کی مخالفت میں تقریریں کرتے کرتے تمہاری زبانیں خشک ہو گئیں اور تمہارے گلے بیٹھ گئے۔ دعائیں کرتے کرتے تمہارے ناک گھس گئے اور تمہارے ماتھے سیاہ ہو کر گڑھے بن گئے۔ نتیجہ کیا ہوا۔ دیکھ لو خود تمہارے اپنے گھروں میں تمہارے اپنے بچے پیدا ہوئے اور اس عرصہ میں وہ جوان بھی ہو گئے مگر تم ان پر وہ اسلامی رنگ نہ چڑھا سکے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رنگ ہے اس سے اندازہ لگا لو کہ باہر کی دنیا میں تم اور تمہاری کتابیں بھلا کیا کر سکتی ہیں۔

تم کہتے تھے محمود کل کا بچہ ہے مگر تم بھول گئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا فرمایا تھا۔

یاد رکھو بچوں جیسی سادگی جب تک نہ ہو۔ اس وقت تک انسان نبیوں کا مذہب اختیار نہیں کر سکتا۔

حضور نے اپنے بچوں کے لئے بہت دعائیں کیں اور گریہ وزاری سے کیں ان سب کا جواب جو علاوہ تمہیں معلوم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تیری ساری مرادیں پوری کر دیگا اور پھر یہ الہام ہوا۔ "خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں"۔ پھر کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں اپنے موعود لخت جگر کے حق میں پوری نہ ہوتی ہوں۔

بیشک تم اسے بچہ کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لو اور بڑھتی ہوئی حسد کی آگ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرو۔ واقعی وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بچہ ہے۔ اور ہو بہو وہی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ اسی کے حسن و احسان کا نظیر ہے۔ مسیح ناصری کو بھی اس زمانہ کے اکابر نے یہی کہا تھا کیف نکلم من کان فی المھد صبیا۔ مگر اے دنیا کے عالمو اور فقیہو تم نے دیکھا۔ یہ بچہ کس طرح جلد جلد بڑھا۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا گیا۔ اس کی کتابیں دیکھ لو۔ تقریریں سن لو۔ کام دیکھ لو۔ بات کر لو۔ دعاؤں کا اثر معلوم کرو۔ اس کے تو تم خود بھی شاہد ہو۔ کہ وہ کس طرح اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوا۔ اور یقیناً اس سے تو ہرگز انکار نہیں کر سکتے۔ کہ جیسا خدا نے فرمایا تھا۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پا چکا ہے۔ اگر ہٹ دھرمی سے انکار ہی کرو تو آؤ میں تمہیں دنیا کے ہر گوشہ کے اخبارات کے کٹنگ دکھا دوں جن میں اس کے طفیل اسلام اور احمدیت کا نام پہنچا۔ اور اس نازک وقت میں بھی ہاں بموں کے دھماکوں اور دھوئیں کے بادلوں میں اس نور اللہ کے علم بردار دنیا کے تمام براعظموں میں تاریکی اور ظلمت کو دور کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ آؤ ضد کو چھوڑ دو۔ آ کے دیکھو تو سہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لخت جگر دل کا بہت حلیم ہے۔ آزما تو دیکھو۔ یوسف کے بھائیوں کا حال تمہیں معلوم ہے۔ ان سے بہتر نمونہ دکھاؤ تا تمہارے ساتھ بہتر سلوک ہو تم سمجھتے تھے کہ تمہارے قادیان کو چھوڑ دینے کے ساتھ ہی یہاں کی عمارتیں ٹوٹ پھوٹ جائینگی اور نعوذ باللہ یہ سلسلہ درہم برہم ہو کر سب کچھ عیسائیوں کے ہاتھ میں چلا جائیگا۔ اور اس طرح گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی یکسر الصلیب کی غلط ثابت ہو جائیگی بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ یہاں آ کے دیکھو تو سہی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات کس قدر وسیع ہو چکے ہیں۔ مسجد مبارک ہی کو دیکھ لو کیسی وسیع اور خوبصورت بن گئی ہے۔ یہ وہی مسجد ہے جو ہر قسم کی برکتوں کا مرکز ہے۔ آؤ اور اس میں آ کر سجدہ کرو۔ تا خدا تمہارا سینہ کھولے۔ اور دلائل عقلیہ کی خشک منطق کے علاوہ رویا اور کشوف کے ذریعہ بھی تمہیں انشراح صدر عطا ہو۔ رویا اور کشوف سے استہزا نہ کرو۔ اور استخفاف کی نظر سے نہ دیکھو۔ کیونکہ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا تھا۔ ینصرک رجال نوحی الیھم۔ اپنی روح میں سوز و گداز پیدا کرو۔ اگر یہاں نہیں آ سکتے۔ تو اپنی اپنی جگہ ہی خدا کے حضور جھک جاؤ اور اس سے ہدایت کے طالب ہو۔ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں اور سو قسم دیتا ہوں۔ کہ ضرور ایسا کرو۔

بہ محبوب دل ابرا ہو گند

آریوں اور ہندوؤں سے خطاب

اے آریو اور ہندوؤ! مصلح موعود کا وجود بھی تم پر ایک بھاری حجت ہے۔ یہ وہ رحمت اور قربت کا نشان ہے۔ جو خدا نے دکھایا ہے۔ یہ تمہارے لئے ایک کھلی نشانی ہے۔ تا تم یقین لاؤ۔ کہ خدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ آپ نے دعویٰ کیا۔ کہ اسلام سچا ہے۔ اور یہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور باقی سب باطل ہیں۔ تم نے انکار کیا۔ مخالفت کی اور نشان مانگا۔ جب حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء نے تمہیں مصلح موعود کی بشارت دی۔ تو تم نے ہنسی اڑائی اور ٹھٹھا کیا۔ غالباً اندرمن تھا جس نے کہا۔ نو سال کی میعاد اتنی لمبی ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو ہی جائیگا۔ یہ کیا نشان ہے؟ مگر اس نادان نے یہ نہ سوچا۔ کہ جس قسم کے عظیم الشان بیٹے کی بشارت ہے۔ وہ تو نو صدیوں میں بھی مل جائے۔ تو نشان ہے۔ لیکھرام نے گستاخی کی اور کہا۔ کہ اگر اسلام کا خدا کہتا ہے۔ کہ پسر موعود صاحب ذہن و فہیم ہوگا۔ تو آریوں کے خدا نے اسے الہام کیا ہے کہ وہ سخت غبی ہوگا۔ پھر اس نے بات زیادہ دہن بڑھا کر یہاں تک تحدی سے پیشگوئی کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی ذریت کو زمین کے کناروں تک تو کیا شہرت ہوگی صرف قادیان میں بھی اکثر لوگ نہیں جانینگے اور تین سال کے اندر اندر تو قطعی ان سب کا نام و نشان مٹ جائیگا۔ اے قادیان کے آریو اور اے پنجاب اور ہندوستان کے ہندوؤ۔ اب بتاؤ کیا تمہارے خدا کی کوئی بات بھی سچی ثابت ہوئی۔ کیا لیکھرام نے جو کچھ کہا تھا وہ ایک گندہ جھوٹ نہیں نکلا۔ یقیناً اس نے خدا پر افترا کیا۔ سو اس نے اس کی سزا پائی اور وہ تمہاری آنکھوں کے سامنے [illegible] ہو گیا۔

اسلام کا خدا یقیناً سچا ہے۔ جو کچھ اس نے کہا وہ اسی طرح ہوا۔ پس کیا تمہارے لئے یہ ایک کھلی ہوئی نشانی نہیں۔ کہ مسیح موعود خدا کے سچے اوتار ہیں۔ سُن اور یاد رکھ کہ وہ کرشن ہیں۔ اور آپ کی بھاگوت گیتا میں بھی لکھی گئی ہے۔ آ اور اس کے فرزند دلبند گرامی ارجمند کے چرنوں میں بیٹھ۔ کہ وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے تجھے تیری صدیوں کی بیماریوں سے صاف کرے

اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم مسیح موعودؑ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو خدا نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اگر تم پیش نہ کر سکو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔

یہودیوں سے خطاب

اے یہودیو! حضرت موسےٰ علیہ السلام نے تمہیں غلامی سے چھڑایا تھا اور تمہاری تکالیف اور مصائب کو ختم کر کے تمہیں نئی زندگی عطا فرمائی تھی۔ اب تم دیکھتے ہو۔ کہ اس زمانہ میں تم پر پھر شدید مصائب کا زمانہ آیا ہے۔ جرمنی میں جو سلوک تم سے کیا گیا اور ہو رہا ہے۔ وہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ پرانے مصری مظالم سے کسی طرح کم نہیں۔ بلکہ اس سے بہت بڑھ کر ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ خداوند خدا نے تمہیں یہ فرمایا تھا۔ کہ بادشاہ تیرے مربی ہونگے۔ اور ان کی بیویاں تیری دایہ ہونگی۔ وہ تیرے سامنے موہنہ کے بل زمین پر گرینگے۔ اور تیرے پاؤں کی خاک چاٹیں گے۔ مگر آہ اب وہی یعقوب کا گھرانہ خود موہنہ کے بل گرا پڑا ہے۔ اور ہر کس و ناکس کے پاؤں کی خاک چاٹتا پھرتا ہے۔ لیکن اے بنی اسرائیل تیرا حال خواہ کچھ بھی ہو۔ تو آخر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہے۔ جو ابوالانبیاء ہے۔ اور بنی نوع انسان کے سب سے بڑے حصہ کے احترام اور اتحاد کا نقطہ مرکزی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موسوی شان اس بات کی مقتضی ہے۔ کہ تجھ کو بھی آپ کے وافر روحانی فیض سے حصہ ملے اگر تو حقیقی نجات چاہتی ہے۔ تو پھر اس خداوند خدا کی طرف توجہ کر جو حضرت ابراہیمؑ حضرت اسحٰقؑ حضرت یعقوبؑ اور حضرت موسےٰ علیہم السلام کا خدا ہے۔ اسی خدا نے پھر دنیا کی ہدایت کے لئے ایک ابراہیمؑ ایک یعقوبؑ اور ایک موسےٰؑ پیدا کیا ہے۔ چاہیے کہ تو اس کی آواز سنے۔

اے اسرائیل تو سمجھتی ہے کہ تو خداوند کی سچائی چُنی ہوئی قوم ہے۔ سو کون ہے تیری مانند؟ لیکن یہ بھی یاد رکھ کہ محض اپنے موہنہ کی باتوں سے کوئی قوم خدا کی چنندہ قوم نہیں بن سکتی۔ مصر کے فراعنہ خدا بنتے تھے۔ مگر تو نے دیکھا کہ وہ نہ بن سکے۔ آج جرمن قوم تیرے سامنے یہ دعوےٰ کرتی ہے۔ کہ وہ خدا کی چنندہ قوم ہے۔ اور خود تجھ پر اسنے وہی مظالم کا سلسلہ توڑ رکھا ہے جن کا تو مصر میں شکار تھی۔ آ تو اس سے پہلے خدا کی گود میں بیٹھ جا۔ کہ تیرا جرمنوں سے زیادہ حق ہے۔ دیکھ کہ ابراہیمؑ کا بیٹا آج پھر دنیا میں موجود ہے۔

ہاں پھر وہی فرقان موجود ہے۔ جو حضرت موسےٰ کو دیا گیا تھا۔ اس فرقان کا اسرائیل کے سب سے زیادہ مقدس دن سبت کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ تو کہتی ہے۔ کہ خدا نے سبت کے دن کو برکت دی۔ اور اسے مقدس ٹھہرایا۔ پس سبت کے معاملہ میں تو سرکشی نہ کیجو۔ حضرت مصلح موعود کی پیدائش کی خوشخبری خدا نے ہفتہ کے دن دی۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ہفتہ کا دن تھا اور پھر ہفتہ کے دن ہی یعنی ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو وہ نور آسمان سے اترا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔

اے ہمارے نبیوں کے باپ ابراہیمؑ کی اولاد۔ اے یعقوبؑ کے گھرانے۔ اے موسےٰؑ کی نام لیوا قوم آ۔ قادیان آ جا۔ اور اس آسمانی شہادت سے فائدہ اٹھا۔ جو اس وقت زندہ موجود ہے۔ آ اور اپنی غلامی کی زنجیروں کو توڑ دے۔ کہ وہ تم سے اسیروں کی رستگاری کا موجب ہے۔ آ۔ آ۔ اور اس کے قدموں کو چوم کہ دوسری قومیں جلد سے جلد اس سے برکت پا رہی ہیں۔

عیسائیوں سے خطاب

اے مسیح ناصری کی قوم تو بھی سن کہ حضرت مسیحؑ نے تجھے یہ کہا تھا۔ کہ "اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو۔ جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے۔ پھر اسے کہا تھا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔ لیکن دیکھ کہ آج تو کس طرح دنیا کے مال اور دولت اور حکومت کی خاطر آپس میں لڑ رہی ہے۔ اور ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہی ہے۔ سوچ اور سمجھ کہ تو کیا کر رہی ہے۔ آ کہ میں تجھے پھر وہی نظارہ دکھاؤں جو دو ہزار سال پہلے مسیح اور اس کے شاگردوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ دیکھ کہ مصلح موعود کے گرد کس طرح سچائی کے پروانے گرتے ہیں۔ اور گرتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے شاگردوں سے کہا تھا۔ "نہ سونا اپنے کمربند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے۔ راستہ کے لئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کرتے۔ نہ جوتیاں نہ لاٹھی۔ کیونکہ مزدور اپنی خوراک کا حقدار ہے۔" مگر چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح مگر مسیح کے شاگردوں سے بہت زیادہ تعداد میں مصلح موعود کی آواز پر لوگ لبیک کہہ کر اپنی زندگیوں کو اور مال کو وقف کر رہے ہیں۔ تا خدا کی آواز کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنے گھروں اور رشتہ داروں اور عزیزوں سے جدا ہو جائیں۔ اور وہ مسیح کی طرح ان سے کہہ رہا ہے۔ جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ وہ میرے لائق نہیں۔ اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ وہ میرے لائق نہیں۔ اے مریم کے بیٹے کو پوجنے والو۔ اپنے گریبان میں موہنہ ڈالکر دیکھو۔ کہ کیا برا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔ اچھا درخت ہی اچھا پھل لاتا ہے۔ لیکن جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا۔ وہ کاٹا اور آگ میں ڈال دیا جاتا ہے

اے عیسٰیو تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا۔ کہ تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کرینگی۔ اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھیں گے مگر بات کیا ہے کہ آخری دن تو آگئے۔ مگر تم میں ایسی نبوت کرنے والے کوئی موجود نہیں! اور یہاں یہ حال ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آسمانی انوار بارش کی طرح برسنے لگے۔ اور لوگوں کو رویا اور کشوف اس قدر ہوئے کہ جن کا کوئی حد و شمار نہیں۔ اور دیکھ لو کہ مصلح موعود کے انکشاف کے ساتھ ہی نوجوانوں نے کثرت سے رویا دیکھے اور بڈھوں نے خواب پر خواب۔ حتیٰ کہ دنیا کے حرامکار اور روحانی اندھے یہ کہنے لگ گئے کہ رویا اور خواب کوئی چیز ہی نہیں۔ حالانکہ اوپر آسمان پر عجیب کام اور نیچے زمین پر نشانیوں پر نشانیاں دکھائی جارہی ہیں۔ یہاں تک کہ جس طرح تمہاری کتابوں میں لکھا ہوا تھا کہ خدا کے مسیح کی آمد ثانی کے وقت خون اور آگ اور دھوئیں کا بادل دکھائیگا۔ اور سورج تاریک اور چاند خون ہو جائیگا۔ آج ہماری آنکھوں کے سامنے موجودہ جنگ نے ان الفاظ کو حرف بحرف پورا کر دیا ہے۔ اور کسی کو شک کی گنجائش ہی باقی نہ رہی۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ سینکڑوں ہزاروں سال پہلے کے لکھے ہوئے نوشتے تو پورے ہو جائیں۔ مگر مسیح موعود کا دنیا میں ظہور نہ ہوا ہو۔ یہ زمانہ یقیناً مسیح کا زمانہ ہے

آؤ عیسائیو ادھر آؤ ؛ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ

مثیل مسیح اور اسکے حسن و احسان کا نظیر اور اس کا لخت جگر ہم میں زندہ موجود ہے۔ وہ نور ہے۔ خدا نے اس کے متعلق فرمایا۔ نور آتا ہے نور وہ اپنے گھر آیا مگر افسوس اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا۔ اے عیسیٰ مسیحؑ کے ماننے والو! تم نور کے فرزند بنو اور تاریکی سے باہر نکل آؤ۔

محمود اس وقت دنیا کا نور ہے جو اس کی پیروی کریگا وہ اندھیرے میں نہ رہے گا۔ کیونکہ مقدس باپ نے اپنے بیٹے کے حق میں یہ دعا مانگی تھی ؎

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے ساکنان یورپ آج سورج تم پر تاریک ہو اور چاند خون ہے۔ اور تم خون آگ اور دھوئیں کے بادلوں میں گھرے ہوئے ہو۔ آؤ اب بھی وقت ہے اپنے دل کی کھڑکیوں کو کھول دو کسی انسان کو خدا نہ بناؤ۔ اور دولت کی پوجا نہ کرو۔ کہ خدا کے سورج

کی روشنی اور اس کے اپنے چاند کا نور مشرق میں جلوہ گر ہے۔ آنکھیں کھولو۔ اور اس نور کو پہچان کر اپنی حقیقی روح کو ٹھنڈک پہنچاؤ

اے عیسیٰ بن مریم کی قوم۔ تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ آنے والے کے نام سے غیر قومیں امید رکھینگی۔ کیا یہ بات عیسیٰ علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔ کیا اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے واسطے بھیجا گیا ہے۔ کیا اس نے اپنے شاگردوں کو ہدایت نہ کی تھی کہ تم ان گمشدہ بھیڑوں کے سوا کسی کے پاس نہ جانا۔ پھر وہ کس طرح ان الفاظ کا مصداق ہو سکتا ہے۔ لیکن مصلح موعود کے متعلق خدا نے فرمایا تھا۔ کہ قومیں اس سے برکت پائینگی۔ پس دیکھو کہ وہ کس طرح غیر قوموں کو امید کا پیغام دے رہا ہے۔ پھر یہ بھی تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ سب قومیں اس کے سامنے جمع ہونگی۔ کیا مسیح کے زمانہ میں کبھی ایسا ہوا۔ یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ وہ آجکل کا زمانہ ہے۔ جبکہ ساری دنیا ایک شہر کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ اور ہوائی جہازوں اور ٹیلیفونوں اور ٹیلی ویژن کے ساتھ تمام روکیں اور فاصلے مٹا دیئے گئے ہیں۔ اور دنیا کی تمام قومیں جمع ہو گئی ہیں اور ریڈیو کے ذریعہ سب کو اسی طرح آواز سنائی جا سکتی ہے۔ جیسے کہ تمام قوموں کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ مصلح موعود کا کام یہ رکھا گیا تھا کہ وہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے مسیح کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا۔ پس قادیان دنیا کا مرکز ہے اور جو آواز یہاں سے اٹھائی جائیگی وہ چاروں طرف گونجیگی اور منارہ کی طرح اونچی ہوتی جائیگی۔ حتے کہ سب سے بلند ہو کر دنیا پر غالب آجائیگی۔ کیونکہ خداوند خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ پس اے دنیا کے فرزندوں اور مادہ پرست قومو! اس آواز کو سنو جو پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمین آمد امام کامگار

آؤ اور اس آسمانی مائدہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ کہ یہ صرف آج کی روٹی ہی نہیں جیسے تم مانگا کرتے ہو۔ بلکہ ہمیشہ ہمیش کا عظیم الشان مائدہ ہے۔ اور یاد رکھو کہ انسان صرف روٹی سے ہی نہیں جی سکتا۔

اے عہد نامہ جدید کے فلسفیو تم یہ مانتے ہو۔ کہ کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر تمہارے درمیان رہا۔ اور تمہیں یہ بھی یاد ہے کہ خداوند خدا تمہارے خدا نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تم اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ اور یہ کہ تم ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں میں خداوند سب کا خالق ہوں۔ میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ پس مسیح ہو۔ یا اس کی مثال کوئی انسان خدا نہیں بن سکتا۔ ہاں جس طرح مسیح خدا کا کلام تھا اسی طرح مصلح موعود کلمۃ اللہ ہے۔ اور خدا نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ اور اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ وہ مجسم ہے اور خدا نے اس کا نام فضل رکھا ہے۔ اور بیشک وہ سچائی سے معمور ہے۔ اور وہ ہمارے درمیان اس وقت زندہ موجود ہے۔ آؤ اور اس سے آسمان کا فلسفہ پڑھو۔ اور زندہ خدا کے کلام کی حکمتیں سیکھو آؤ کہ پھر یہ دن نہ رہینگے۔ وہ روحانی خزانے مفت لٹا رہا ہے۔ آؤ اور اپنی جھولی کو بھر لو۔

اے دنیا کے حکمرانو! اس میں شک نہیں کہ دنیا کی ہر قسم کی نعمتیں تمہیں حاصل ہیں۔ زمین کے گوشے گوشے میں تمہاری رسائی ہے۔ پہاڑوں اور جنگلوں کو تم نے روند ڈالا ہے سمندر کی تہ کے موتی تمہارے ہیں۔ اور اوپر ہوا میں پرواز کرنا بھی تمہیں خوب آتا ہے۔ غرض دنیا کی سب کلوں اور حکمتوں سے تم واقف ہو اور ہم قادیان میں رہنے والے تمہاری نظروں میں حقیر اور بیوقوف ہیں۔ مگر کیا خدا نے دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا آؤ قادیان آؤ کہ یہ مقدس ہستی خدا کے رسول کی تخت گاہ ہے اور آج یہاں مصلح موعود کے طفیل آسمانی بادشاہت کے دروازے کھلے ہیں میں سچ کہتا ہوں کہ خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے ہم جیسے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا ہے کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے۔ وہ قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے واقف زندگی

۱۸۸۵ء میں قادیان کے ذی عزت ہندو ساہوکاروں نے آسمانی نشانوں اور پیشگوئیوں کے مشاہدہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ پیمان کر کے شائع کیا کہ "ابتداء ستمبر ۱۸۸۵ء سے لغایت آخر ستمبر ۱۸۸۶ء یعنی برابر ایک سال تک نشانوں کے دیکھنے کے لئے مرزا صاحب کے پاس آمد و رفت رکھینگے۔ اور اُن کے کاغذ اور روزنامہ الہامی پیشگوئیوں پر بطور گواہ کے دستخط کرتے رہینگے۔"

(تبلیغ رسالت جلد اوّل)

اس عرصہ میں بفضل اللہ تعالیٰ کئی نشانات ظاہر ہو کر مخالفین کے لئے اتمام حجت کا باعث بنے۔ لیکن ایک نہایت ہی عظیم القدر۔ نہایت ہی رفیع الشان نشان کا اعلان بھی ہوا۔ یہ وہی اعلان ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار سے موسوم ہے۔ اگر یہ نشان صرف قادیان کے ہندوؤں اور ساہوکاروں کے لئے ہی موجب ہوتا تو بھی اپنی شان میں نہایت بلند اور اپنی کیفیت میں بہت ہی روشن ہوتا۔ لیکن اس وقت نہ ہی وہ ساہوکار اور نہ ہی کوئی دوسرا انسان یہ اندازہ کر سکتا تھا کہ جس "رحمت فضل اور احسان" کے نشان کا اعلان ہوشیارپور میں شیخ مہر علی صاحب کے مکان الموسوم طویلہ میں کیا گیا تھا وہ آئندہ دنیا کے نظام کی بنیادی اینٹ بننے والا تھا۔ اور احمدیت کا مضبوط ستون! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جن دعاؤں کو خدائے بزرگ و برتر نے اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی تھی۔ وہ صفحۂ ارض کی نئی تعمیر کا پیغام لا رہی تھیں۔ پس وہ "قدرت رحمت اور قربت" کا نشان کوئی عام یا محدود قسم کا نشان نہ تھا۔ بلکہ اپنی وسعت عظمت اور رفعت کے لحاظ سے ایک عالم کو دین حق کی صداقت سے خبردار کرنے والا تھا۔ وہ اگر ایک طرف قادیان کے ہندوؤں اور دوسرے غیر احمدیوں کیلئے حجت تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر مخالفت کرنیوالے رشتہ داروں کیلئے خسران و شکست کا پیغام بھی تھا۔ اگر ایک طرف غیر احمدی علماء کی خواہشات کو ناامیدی سے بدلنے والا تھا تو احمدیت کی فتح اور ظفر کی کلید بھی تھا۔ اُسی کیساتھ احمدیت کے غلبے کے دروازے کا وا ہونا مقدر تھا۔ پھر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو ہی نہیں بلکہ اپنی رفعت کو بلند تر ثابت کرنے کیلئے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر کی سید المرسلین نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی بھی تکمیل کرنے والا تھا۔ پس جہاں وہ مختلف النوع لوگوں کے لئے عظیم و رفیع الشان تھا وہاں وسعت زمانی و مکانی کے لحاظ سے بھی ایک حیرت انگیز اور تحیر خیز حجت ٹھہرا!

آنحضرتؐ کا ارشاد اور پیشگوئی مصلح موعود

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ نفسی نے آنیوالے مسیح موعود کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ شادی بھی کریگا اور اُس مبارک ازدواج سے ایسا فرزند پیدا ہوگا۔ جو اُس کے سلسلے کیلئے نہایت مفید کام کرنیکا موجب ہوگا۔ دنیا میں سلسلہ ازدواج و اولاد چلتا ہی رہتا ہے۔ مگر آنیوالے مہدی کے متعلق سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک سے خاص خبر اور پھر یولد کے بعد لام افادہ کا استعمال صاف بتاتا ہے کہ کسی نہایت ہی اہم اور مبارک وجود کی آمد آمد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پس مصلح موعود کا ظہور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی کو ہی پورا نہیں کرتا بلکہ زمانہ کے لحاظ سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دَور پاک تک بھی ممتد ہے! کیا یہ اسلام کی صداقت کا نہایت ہی درخشاں نشان اور امتداد زمانی کے لحاظ سے حیرت انگیز پیشگوئی نہیں؟

پیشگوئی کا مستقبل

یہ تو زمانۂ ماضی سے متعلق ایک امر تھا لیکن پیشگوئی کی شان و عظمت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم مستقبل کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں۔ ہندوستان جیسے پسماندہ ملک کے ایک غیر معمولی صوبہ سے ایک ایسے خاندان سے ایک شخص کھڑا کیا جاتا ہے جو اپنی پرانی حشمت و ریاست کھو چکا تھا۔ مخالفتوں کی تند و تیز آندھیوں اور مصائب و مشکلات کے طوفان میں گھرے ہوئے حالات میں ایمان و یقین سے معمور ہو کر وہ اُس مبارک و مقدس وجود کے ظہور کی پیشگوئی کرتا ہے۔

جو اعلان پیشگوئی کے وقت کے حالات کے بالکل متضاد ہے۔ "صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت" ہوگا۔ دنیا دیکھتی ہے کہ آندھیاں تھمیں اور ظلمتیں چھٹنی شروع ہوجاتی ہیں۔ لیکھرام پشاوری۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ اور دوسرے مخالفین آئے دن زک اٹھا کر احمدیت کو روشن تر کرنے کا موجب بنتے ہیں اور نہایت ہی متضاد حالات کے باوجود پیشگوئی کے ظہور کے لئے راستہ صاف ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ وہ موعود وجود پیدا ہوتا اور باوجود مختلف اور لمبی بیماریوں کے پیشگوئی کے مطابق جلد جلد بڑھتا ہے۔ بعض اشخاص جو اپنے وجودوں کو "عمائدِ سلسلہ" میں سے شمار کرتے ہیں مخالفت و مخاصمت پر کھڑے ہوجاتے ہیں لیکن خدا کا سایہ اس کے سر پر اُس کی حفاظت کرتا ہے۔ حتیٰ کہ جماعت اُسے اپنا مطاع۔ اپنا واجب الاطاعت امام اور مومنوں کا امیر تسلیم کرلیتی ہے۔ تب وہ زمانہ شروع ہوتا ہے۔ جس سے مستقبل کے نظامِ ارضی کی داغ بیل پڑتی ہے تب ہی الٰہی مشیت زمین کے کناروں تک شہرت پانے کے سامان شروع کرتی ہے۔ اور تب ہی حقیقی درخشندگی و تابانی کے ساتھ پیشگوئی کا یہ حصہ پورا ہونا شروع ہوتا ہے۔ کہ وہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"۔ گزشتہ ساٹھ سال کی تاریخ پیشگوئی کے ایک ایک حرف کے پورا ہونے اور نہایت ہی متغائر حالات میں پورا ہونے پر شاہد ہے۔ اب اس قدر تواتر و تسلسل میں ظاہر ہونے والی پیشگوئی کے مستقبل سے بھی کون انکار کرسکتا ہے۔ جبکہ کرۂ ارض کی ساری قومیں اُس اسیروں کے "رستگار" سے برکت پائینگی "اُس بابرکت روح کی ظاہری و باطنی برکتیں" تمام زمین پر پھیلینگی۔ یہی وہ وقت ہوگا جب خدا کی بادشاہت احمدیت کے ذریعہ سے زمین پر قائم ہوجائیگی۔ پس جہاں اس پیشگوئی کا ایک سرا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس زمانہ سے متعلق ہے۔ وہاں دوسرا سرا اس روشن اور خوش منظر اور نہایت ہی مبارک مستقبل سے وابستہ ہے۔ جب دنیا میں اسلام اور احمدیت کی آسمانی حکومت ہوگی۔

پیشگوئی کی وُسعت

امتدادِ زمانی کے لحاظ سے تو اس پیشگوئی کی عظمت و رفعت ظاہر ہی ہے۔ وُسعتِ مکانی کے لحاظ سے بھی اس کی اہمیت کچھ کم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود اس پیشگوئی کا محمود ہے۔ اور پھر آپ کے گھر کے لئے۔ آپ کے رشتہ داروں پیغامیوں آپ کے تمام مخالفین کے لئے جو آپ کی ذلت کی فکر میں لگے ہوئے تھے۔ اور دنیا کی ساری قوموں کے لئے یہ ایک نشان ہونے کے لحاظ سے مختلف الانواع افراد پر یہ وسیع نشان مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مذکورہ پیشگوئیوں کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ اور اُن میں سے پہلی قسم وہ بیان فرمائی ہے۔ جو حضور کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ یعنی جو کچھ راحت یا رنج یا حیات یا وفات حضور سے متعلق ہے۔ یا جو کچھ تفضلات و انعامات الٰہیہ کا وعدہ آپ کو دیا گیا وہ اُن پیشگوئیوں میں مندرج ہے۔ اور اس پیشگوئی کو حضور نے اپنے سے متعلق قرار دیا ہے۔ پس اس کا ظہور یقیناً حضور کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والا ہے۔ اور خدائے عزوجل سے آپ کے تعلقِ کامل کا ثبوت! پھر اس پیشگوئی کے ساتھ یہ بھی بشارت تھی کہ خدا "تیرا گھر برکتوں سے بھرے گا۔" سو اس پیشگوئی کی دوسری تابانی یہ ہے کہ آپ کے گھر اور آپ کے خاندان کے لئے برکتوں رحمتوں اور شوکت و وجاہت کے لانے کا موجب ہوئی۔ یہی نہیں! الٰہی نوشتے نے ظہور مصلح موعود کے ساتھ حضور کے مخالف رشتہ داروں کو بھی نہایت جلالی انذار کیا۔ خدا نے کہا کہ "ہر یک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائیگی اور وہ جلد لاولد رہکر فوت ہوجائیگی۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہوجائیگی"۔

دنیا نے دیکھا کہ پیشگوئی کی یہ تیسری تجلی بھی کتنی وضاحت کے ساتھ پوری ہوتی پیشگوئی کی چوتھی تجلی مخالفین کی اس شق سے متعلق ہے۔ جو احمدیت کا دم بھرتے تھے۔ مگر مصلح موعود کی دشمنی نے اُن کو مخالفوں کی صف میں جگہ لینے پر مجبور کیا۔ ہر طلوع ہونے والے دن اور ہر آنے والی رات نے مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ کی تائید و نصرت کر کے پیغامیوں پر مسلسل نشانوں سے واضح کیا کہ جس کی مخالفت پر وہ کھڑے ہوئے تھے۔ وہ "خدا کا نور تھا" اور "خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح"! پس اُس کے مقابل پر پیغامیوں کی ناکامی و نامرادی اس پیشگوئی کی عظمت میں اور اضافہ کردیتی ہے۔ لیکن ان سب امور کے ساتھ کتنی مبارک! اور کتنی مقدس ہے پیشگوئی کی وہ تجلی جو قوموں کی رُوحانی آزادی سے متعلق ہے۔ جس کی بنا حضرت مصلح موعود کے ہاتھوں ڈالی جاچکی ہے۔ اور جس کے مبارک و خوشکن نتائج ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کی طرح ایک وجد آفریں زمانہ کی جھلک دکھا رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو پیشگوئی زمانہ کے لحاظ سے اتنے لمبے وقت پر ممتد اور افراد کے لحاظ سے اس قدر انواع پر مشتمل کہ وہ اپنی وسعت و رفعت کے لحاظ سے کتنی بلند شان کی ہوگی۔

مخالفوں کو چیلنج

یوں تو ہر پیشگوئی اپنے مقام کے لحاظ سے خارق عادت ہوتی ہے۔ اور غور کرنے والی دنیا کے لئے حیرانی کا باعث! لیکن اُس پیشگوئی کی عظمت میں بھی کسی کو انکار ہوسکتا ہے۔ جس کے اعلان کے ساتھ ہی مخالفوں کو اس کی مثل لانے پر چیلنج دے دیا جائے اور وہ اُس کی مثل لانے پر ساٹھ سال کے لمبے عرصہ میں بھی قادر نہ ہوسکیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس تحدی اور جس شان کے ساتھ اس پیشگوئی کا اعلان فرمایا وہ اپنی نظیر آپ ہے حضور اسی اشتہار میں الہاماً فرماتے ہیں۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کرسکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

پیشگوئی کے اعلان کے ساتھ ہی یہ تحدی جس کا جواب دینے کی آج تک انہیں قدرت نہ ہوسکی اور نہ ہوسکتی ہے۔ اُن کی ذلت و شکست کا واضح نشان ہے۔ اور اِس کے ساتھ پیشگوئی کا وہ حصہ بھی اپنی پوری شان سے پورا ہوا کہ:-

"سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہینگے"۔

ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی

مذکورہ بالا امور کا ماحصل یہ ہے۔ کہ مختلف انبیاء کے نشانوں میں مصلح موعود کے نشان کو ایک نہایت ہی جلیل القدر اور رفیع مقام حاصل ہے۔ اور امتدادِ زمانی و وسعتِ مکانی۔ تجلیات کے لمبے تواتر اور خدائی نشانات کے شاندار تسلسل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانۂ مقدسہ سے جوڑ۔ مستقبل کی روشن تعمیر اور آسمانی بادشاہت کی اہم کڑی اور احمدیت کی صداقت کے واضح ترین نشانوں میں سے ہونے کے لحاظ سے ہی اہم ہے۔ ہر احمدی کے لئے اس اہمیت کا صحیح اور کامل احساس ضروری۔ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے وہ مضبوط ایمان خدا کی ذات پر وہ کامل یقین اور احمدیت کی صداقت کا وہ عرفان پیدا ہوگا۔ جس کے بعد ہر احمدی محسوس کرے گا۔ کہ خدا تعالیٰ صرف احمدیت کا ہے۔ اور احمدیت سے باہر ہرگز خدا نہیں ہے۔ تب ہی وہ صحیح طور پر اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے یقینِ محکم کے ساتھ تادمِ زیست کوشاں رہیگا۔ صرف ایک مردہ کا زندہ کردینا ہی ایک نہایت ہی خارق عادت نشان ہو سکتا ہے۔ لیکن اِس نشان میں صفحہ ارض کے سارے روحانی مردوں کی ابدی حیات کا جاں بخش پیغام مضمر ہے۔ اس لئے اپنی اہمیت وسعت۔ رفعت اور عظمت کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہی الفاظ میں:-

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں۔ بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی مصلح موعود اور مکتبہ اہل السنت امرتسر کے رسالہ "ہدیہ علمی" پر ایک نظر

از جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

مکتبہ کا رسالہ

مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود میں پورا ہونا اللہ تعالےٰ کے نشانوں میں سے ایک عظیم الشان نشان ہے جس پر ہم جس قدر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کریں۔ کم ہے۔ کیونکہ مصلح موعود کا وجود اسلام کے لئے فتح و ظفر کی کلید اور طالبان حیات روحانی کے لئے آب حیات کا سرچشمہ ہے۔ مگر دشمنان [illegible] کا ہمیشہ سے یہ طریق رہا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نشانوں کو جھٹلاتے [illegible]۔ اور انہیں رنگ آمیزی کے ساتھ ایسے [illegible] طریق کے ساتھ پیش کرتے ہیں کہ سادہ لوح [illegible] سے دھوکا کھا جائیں۔ اور خدا کے نبی [illegible] کے خلاف مخالفانہ رائے قائم کرلیں کیونکہ [illegible] سمجھتے ہیں۔ کہ پیشگوئی کی صداقت اگر ان [illegible] بھائیوں پر کھل گئی۔ تو وہ خدا کے نبی [illegible] ایمان لے آئیں گے۔ لیکن ان مزدورانہ [illegible] کوششوں سے وہ حق کو مخفی نہیں کرسکتے۔ حق آخر حق ہے۔ اور وہ غالب آتا ہے۔ اور دنیا جاء الحق و زھق الباطل کا شاندار نظارہ دیکھتی ہے۔

جب سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے الہام الٰہی کے ماتحت اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ اس وقت سے بعض معاندین بھی اس پیشگوئی کو جھٹلانے کے لئے مزدورانہ کارروائی میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ چنانچہ اس قسم کی ایک مکروہ کوشش مکتبہ اہل السنت امرتسر کے منیجر نے بھی کی ہے۔ اور ایک رسالہ بنام "ہدیہ علمی" شائع کیا ہے۔ اور مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق اسے اپنی مصنفانہ تحقیقات کا "ہدیہ علمی" قرار دیا ہے اس مضمون میں میں اس رسالہ پر مختصر تبصرہ کر کے مصنف کی دلائل سے تہیدستی اور غیر منصفانہ کارروائی کو بے نقاب کرنا چاہتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ وھو نعم المولیٰ و نعم النصیر

انبیاء سے اجتہادی غلطی کا صدور

مصنف رسالہ ہٰذا اس پیشگوئی کو کذب اور افتراء علی اللہ قرار دیتا ہے (ص ۱۲) اور دلیل اس کی صرف یہ پیش کرتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اجتہادات غلط نکلے۔ گویا نفس پیشگوئی پر بحث کرنے کی جرأت نہیں کرسکا۔ حالانکہ اگر اس کا یہ اصول درست تسلیم کرلیا جائے۔ کہ نبی کی اجتہادی غلطی سے اس کا الہام جھوٹا ٹھہرتا ہے۔ اور افتراء علی اللہ قرار پاتا ہے۔ اور پھر اسے کئی انبیاء کی نبوت سے انکار کرنا پڑیگا۔ کیونکہ قرآن و حدیث سے اس بات کی واضح مثالیں ملتی ہیں۔ کہ انبیاء سے اجتہادی غلطی کا صدور ہوتا رہا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ذکر ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کی طرف سے وعدہ دیا گیا۔ کہ ان کے اہل بچائے جائینگے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قلنا احمل فیھا من کل زوجین اثنین و اھلک الا من سبق علیھا القول و من آمن (سورۂ ہود) کہ ہم نے کہا ہر ایک قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا اور اپنے اہل و عیال کو سوائے اس کے جس کی ہلاکت کے متعلق پہلے ہی ہمارا فرمان جاری ہوچکا ہے۔ نیز وہ لوگ جو ایمان لائے کشتی پر سوار کرلے۔ اور پھر یہ بھی فرمایا۔ لا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ کہ ظالموں کے بارے میں مجھے مخاطب نہ کرنا۔ وہ ضرور غرق ہونے والے ہیں۔ اس وحی کی موجودگی میں حضرت نوحؑ اپنے بیٹے کی غرقابی کے وقت فرماتے ہیں۔ رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق۔ کہ اے میرے رب بے شک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے۔ اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ اس پر خدا تعالےٰ نے فرمایا انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح کہ یہ لڑکا تیرے اہل سے نہیں۔ کیونکہ اس کے اعمال صالح نہیں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اہل سمجھا۔ اور اسی بناء پر اسے یہ بھی کہا۔ یا بنی ارکب معنا۔ کہ اے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔ مگر علم الٰہی میں چونکہ اہل سے مراد اعمال صالح رکھنے والی اولاد تھی۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے نوح علیہ السلام کو اپنے غرق ہونے والے بیٹے کو اہل قرار دینے کو نوح کی غلطی قرار دیا۔ اور یہ غلطی اجتہادی غلطی ہے نہ کہ الہامی۔ حالانکہ بظاہر الہامی الفاظ بالکل واضح تھے۔ کہ ظالموں کو ضرور غرق کیا جائے۔ اور الا من سبق علیھا القول کے مطابق کشتی میں ایسے شخص کو سوار کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا رایت فی المنام انی اھاجر من مکۃ الی ارض ذات نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او الھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب (صحیح بخاری کتاب الرؤیا) کہ میں نے خواب میں دیکھا (نبی کی خواب وحی ہوتی ہے ملاحظہ ہو صحیح بخاری باب کیف بدء الوحی) کہ میں مکہ سے ایک کھجوروں والی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں۔ اس پر (تعبیر کے وقت) میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے۔ ناگاہ وہ جگہ مدینہ نکلی۔ جو یثرب کہلاتا ہے پس یمامہ اور ہجر کا خیال یقیناً اجتہادی غلطی ہی تھا۔ جس پر ہجرت مدینہ گواہ ہے ایسی مثالوں کی موجودگی میں ایک سچا مومن تو یہ سمجھتا ہے۔ کہ وحی کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی کی بناء پر کسی مدعی نبوت کی وحی کو ہیں کذب و افتراء علی اللہ قرار دینے کا حق نہیں۔ لیکن اسکے باوجود مصنف ہدیہ علمی نے محض اجتہادی غلطیوں کو پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو کذب و افتراء قرار دیا ہے۔ اس لئے اب یا تو وہ ان انبیاء کی رسالت کا بھی انکار کردیں جن سے اجتہادی غلطی کا صدور ہوا۔ اور ان کی وحی کو بھی کذب اور افتراء علی اللہ قرار دے۔ یا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس نے جو حملہ کیا ہے۔ اسے ندامت اور شرمندگی کے ساتھ واپس لے۔ جب تک وہ ان دو طریقوں سے ایک اختیار نہ کرے۔ کوئی سلیم الفطرت انسان اس کے اعتراضات کو انصاف پسندی پر مبنی قرار نہیں دے سکتا۔

یہ تو میں نے معترض کے رسالہ کا ایک اصولی جواب دیا ہے۔ اب میں اس کے اعتراضات کا جو اسکے نزدیک بڑے اہم ہیں ذرا تفصیل سے جواب دینا چاہتا ہوں۔

معترض کی غلط بیانی

معترض نے اس پیشگوئی کے متعلق پہلی اجتہادی غلطی بیان کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا ایک حوالہ نہایت قطع و برید کے ساتھ یوں پیش کیا ہے۔

"اب بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء) دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی۔ تو آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو اللہ جل شانہ کیطرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا ہے۔ کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا" معترض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتنی تحریر پیش کر کے اس کے بعد کا نہایت ضروری حصہ حذف کر کے اور درمیان میں نقطے دیکر بعد کی عبارت یوں پیش کرتا ہے۔ "چونکہ یہ عاجز ایک بندۂ ضعیف مولیٰ کریم جل شانہ کا ہے۔ اس لئے اسی قدر ظاہر کرتا ہے جو منجانب اللہ ظاہر کیا گیا۔ آئندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہوگا وہ بھی شائع کیا جائے گا۔" (اشتہار صداقت آثار مورخہ ۸ اپریل ۱۸۸۶ء) اس طرح درمیانی عبارت حذف کرنے کے بعد وہ اعتراض کرتا ہے "خدا کی قدرت سے مرزا صاحب کے گھر اس حمل سے لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی" (ہدیہ علمی ص ۳) اور آگے چلکر ص ۱۲ پر لکھتا ہے۔ "مرزا صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کو بشیر اول سے پہلے بہت ہی قریب ہونے والے لڑکے پر لگایا تھا جو لڑکے کی بجائے لڑکی ہوگئی۔" (ہدیہ علمی ص ۱۲)

اصل حقیقت

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اشتہار ۸ اپریل میں کہیں بھی بشیر اول کی پیدائش سے پہلے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اشتہار کی پیشگوئی کو جو ایک بہت ہی قریب ہونے والے لڑکے کے متعلق ہے مصلح موعود کے متعلق قرار نہیں دیا۔ اور نہ یہ امر قطع اور یقین کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ اس موجودہ حمل سے بالضرور وہ لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء میں وعدہ دیا گیا ہے۔ گویا نہ اشتہار ۸ر اپریل کی پیشگوئی کو مصلح موعود کے متعلق قرار دیا۔ اور نہ اس لڑکے کے لئے موجودہ حمل سے پیدا ہونا ضروری ٹھہرایا۔ مگر مصنف رسالہ ہدیۂ علمی نے یہ دونوں باتیں اشتہار ۸ر اپریل کی طرف منسوب کرکے دو اجتہادی غلطیاں دکھانے کی کوشش کی ہے۔

اب اس اعتراض میں مکذب کی عیارانہ کارروائی ملاحظہ ہو۔ کہ اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء سے حوالہ پیش کرتے ہوئے وہ درمیان کی وہ عبارت حذف کر دیتا ہے جس کو لکھنے کی صورت میں وہ کبھی یہ اعتراض اپنے رسالہ میں پبلک کے سامنے پیش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ درمیانی حذف شدہ عبارت درج ذیل کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کرام مکذب کی منصفانہ تحقیق کی داد دے سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی اشتہار میں فرماتے ہیں۔

"اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے۔ یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو اب پیدا ہوگا وہ وہی لڑکا ہوگا۔ یا کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ پھر اس کے بعد یہ الہام ہوا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔"

مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ اس تحریر میں موجودہ حمل سے لڑکے کا پیدا ہونے کو قطع اور یقین کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا۔ کیونکہ لکھا ہے۔ اس (الہام) سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے۔ یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ یعنی یہ لکھا ہے۔ کہ یا موجودہ حمل میں یہ لڑکا ہوگا۔ یا بالضرور اس کے بعد کے حمل میں۔ پس اس حمل سے لڑکی پیدا ہو جانے کو اجتہادی غلطی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اسی طرح اس اشتہار سے ظاہر ہے۔ کہ بشیر اول کی پیدائش سے پہلے اس بہت قریب ہی قریب مدت میں ہونے والے لڑکے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اشتہار میں مصلح موعود بھی قرار نہیں دیا۔ بلکہ صاف لکھا ہے "یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا۔ وہ وہی لڑکا (یعنی مصلح موعود) ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔"

معترض کو یہ امر خود مسلم ہے کہ نو برس کے اندر پیدا ہونے کی حد مصلح موعود کے متعلق تھی۔ (ملاحظہ ہو ہدیہ علمی صـ۳ و صـ۹) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ صاف فرمایا ہے۔ کہ آپ پر یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کا موعود لڑکا وہی لڑکا ہے۔ جس کی پیدائش کے لئے ۹ برس کی حد مقرر کی گئی ہے۔

پس ایسی واضح اور روشن تحریر کی موجودگی میں معترض کا یہ کہنا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کو بشیر اول سے پہلے بہت ہی قریب ہونے والے لڑکے پر لگایا۔ جو لڑکے کی بجائے لڑکی ہو گئی سراسر دروغ بافی ہے۔ اور اس تحریر کے ذریعہ اس نے اپنے دل کی تاریک اور گھناؤنی صورت کو ہمارے سامنے بالکل ننگا کرکے پیش کر دیا ہے۔ اور اس کی یہ حالت معلوم کر لینے کے بعد کوئی انصاف پسند انسان اس کے نام نہاد ہدیہ علمی کو اس کی منصفانہ تحقیق قرار نہیں دے سکتا۔

دوسرا اعتراض اور اس کا جواب

دوسرا اعتراض اس نے اپنے رسالہ میں یہ کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر اول کو مصلح موعود قرار دیا۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ یہ تو درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجتہادی طور پر یہ گمان کیا کہ شاید بشیر اول ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہو۔ مگر یہ آپ نے کہیں تحریر نہیں فرمایا کہ آپ الہامی طور پر اس بات کو قطعی اور یقینی قرار دیتے ہیں۔ کہ بشیر اول ہی مصلح موعود ہوگا۔ چنانچہ اس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "جب یہ لڑکا جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہوا تھا۔ تو اس کی پیدائش کے بعد صدہا خطوط اطراف مختلفہ سے بدیں استفسار پہنچے تھے کہ یہ وہی مصلح موعود ہے جس کے ذریعہ لوگ ہدایت پائیں گے۔ تو سب کی طرف جواب میں لکھا گیا۔ کہ اس بارے میں صفائی سے اب تک کوئی الہام نہیں ہوا۔ ہاں اجتہادی طور پر گمان کیا جاتا تھا کہ کیا تعجب کہ مصلح موعود یہی لڑکا ہو۔" (ملاحظہ سبز اشتہار)

پھر فرماتے ہیں۔ "کیا کوئی اشتہار ہمارا ان کے پاس ہے۔ جو انکو یقین دلاتا ہے کہ ہم اس لڑکے کی نسبت الہامی طور پر قطع کر چکے تھے۔ کہ یہی عمر پانے والا مصلح موعود ہے۔ اگر کوئی ایسا اشتہار ہے۔ تو کیوں پیش نہیں کیا جاتا۔"

پس جب یہ محض اجتہادی گمان تھا۔ تو اس کی بناء پر مصنف رسالہ ہدیہ علمی کو نفس پیشگوئی کو جھٹلانے اور اسے کذب و افتراء قرار دینے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کیونکہ علماء امت نے انبیاء سے اجتہادی غلطی کا صدور ممکن تسلیم کیا ہے۔ جیسا اوپر ثبوت پیش کیا جا چکا ہے۔

تیسرا اعتراض اور اس کا جواب

تیسرا اعتراض معترض نے یہ کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے چوتھے لڑکے مبارک احمد کو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔ اور وہ بھی فوت ہو گیا لیکن اگر بالفرض مبارک احمد کے متعلق بھی ایسا اجتہاد کیا ہو۔ تو اس سے نفس پیشگوئی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اسے اجتہادی غلطی قرار دیا جائیگا۔ جو نفس وحی کے کذب و افتراء علی اللہ ہونے پر دلیل قرار نہیں دی جا سکتی۔

لیکن اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی جگہ بھی مبارک احمد کو مصلح موعود تحریر نہیں فرمایا۔ ہاں یہ درست ہے کہ آپ نے مبارک احمد کو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ مگر ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق تو آپ نے اپنے چاروں لڑکوں کو قرار دیا ہے کیونکہ الہام ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کا ایک فقرہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" اپنے ظاہری معنے کے لحاظ سے یہ بتاتا ہے۔ کہ آپ کے ہاں چار لڑکے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی پس اس طرح ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے مصداق تو آپ کے چاروں لڑکے ہیں۔ بے شک مبارک احمد چوتھا۔ اور وہ ایک طرح تین کو چار کرنے والا بھی تھا۔ مگر اس کو تین کو چار کرنے والا لکھنے کے باوجود یہ امر آپ نے کہیں تحریر نہیں فرمایا۔ کہ وہ مصلح موعود ہے۔ آپ کو اس کے مصلح موعود ہونے کے متعلق الہامی تفہیم ہو چکی ہے۔ پس وہ ظاہری معنوں کے لحاظ سے تین کو چار کرنے والا ضرور تھا۔ کیونکہ چوتھا لڑکا تھا۔ ہمارے پاس خدا کے فضل سے اس بات کے زبردست قرائن موجود ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ ہرگز مبارک کو قطع اور یقین کے ساتھ مصلح موعود قرار نہیں دے سکتے تھے۔

پہلا قرینہ

پہلا قرینہ تو یہ ہے۔ کہ اسی تریاق القلوب میں جس کے صـ۴۰ پر آپ نے مبارک احمد کو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ اس سے ایک صفحہ پہلے تحریر فرماتے ہیں:۔ "جب یہ (مبارک احمد) پیدا ہونے کو تھا یہ الہام ہوا انی اسقط من اللہ واصیبہ میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی۔ کہ یہ لڑکا نیک ہوگا یا جلد فوت ہو جائیگا۔"

اب دیکھئے جب مبارک احمد ابھی حمل میں تھا۔ اس وقت آپکو الہام ہوا جس سے آپ کو اس کے جلد فوت ہو جانے کا احتمال بھی تھا۔ ایسی حالت میں اگلے صفحہ پر آپ اسے کیسے مصلح موعود کی پیشگوئی کا یقینی مصداق قرار دے سکتے تھے۔ پس صـ۴۰ پر صرف اسے چوتھا لڑکا ہونے کے لحاظ سے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے ایک ذوالوجوہ فقرہ کا ظاہری معنوں کے لحاظ سے مصداق قرار دیا ہے۔

دوسرا قرینہ

پھر اسی کتاب کے صـ۱۲۱ پر حضور فرماتے ہیں۔ "الہام یہ بتاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہونگے اور ان کو ان میں سے ایک مرد مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے۔"

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک اس وقت مصلح موعود الہام الٰہی کے ماتحت ان چار لڑکوں میں سے ایک تھا۔ نہ کہ قطعی طور پر مبارک احمد۔ پس اصل حقیقت یہ ہے کہ تین کو چار کرنے والا ظاہری معنوں کے لحاظ سے چونکہ مبارک احمد ہی تھا۔ اس لئے آپ نے اسے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا مصداق قرار دیا۔ لیکن مصلح موعود کے متعلق تین کو چار کرنے کی صفت کو آپ نے حوالہ بخدا کرتے ہوئے واقعات کے ظہور پر چھوڑ دیا۔ اور صفائی سے بتا دیا۔ کہ مصلح موعود ان چار لڑکوں میں سے ایک ہے۔

تیسرا قرینہ

تیسرا قرینہ اس بات کا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبارک احمد کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا قطعی مصداق قرار نہیں دے سکتے تھے یہ ہے کہ مصلح موعود کا ایک نام بشیر ثانی ہے یعنی بشارت کے ماتحت پیدا ہونے والے لڑکوں سے دوسرا لڑکا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کو صاف بشارت دی تھی کہ وہ لڑکا بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ یعنی اس سے اگلے حمل میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ بشیر اول کے ذکر کے بعد ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے الہامی الفاظ یہ ہیں۔ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار میں اس الہام کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں۔ پس مصلح موعود کا الہامی نام فضل رکھا گیا۔ نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا۔

پس ان الہامات کی رو سے جو لڑکا بشیر ثانی ہو وہی مصلح موعود ہو سکتا ہے مبارک احمد تو بشیر رابع تھا نہ کہ بشیر ثانی

چوتھا قرینہ

چوتھا قرینہ یہ ہے کہ مصلح موعود کی پیدائش کی حد ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں از روئے الہام الٰہی ۹ سال بتائی گئی ہے۔ چونکہ مبارک احمد اس حد کے پانچ سال بعد پیدا ہوا۔ اسلئے آپ اسے اس الہام کے رو سے ہرگز مصلح موعود قرار نہیں دے سکتے تھے۔

پس مصلح موعود کی یہ علامات یعنی اس کا بشیر ثانی ہونا اور ۹ سال کے اندر پیدا ہونا اور فضل عمر ہونا یعنی حضرت عمرؓ کی طرح مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ ثانی ہونا۔ اور پھر بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود میں جمع ہیں۔ پس آپ کو ہی اس پیشگوئی کا یقینی اور قطعی مصداق قرار دیا جا سکتا ہے۔

مصلح موعود کے متعلق اجتہاد درست نکلا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا اجتہاد بھی یہی تھا۔ بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونے والا لڑکا ہی مصلح موعود ہے۔ چنانچہ حضور سر الخلافہ میں فرماتے ہیں:۔

"ان لی کان ابناً صغیراً و کان اسمہ بشیراً فتوفاہ اللّٰہ فی ایام الرضاع واللّٰہ خیر و ابقیٰ للذین آثروا سبل التقویٰ والارتیاع فالھمت من ربی انا نردہ علیک تفضلاً علیک وکذالک رأت امہ فی رؤیاھا ان البشیر قد جاء وقال انی اعانقک اشد المعانقہ ولا افارق بالسرعۃ فاعطانی اللّٰہ بعدہ ابناً آخر وھو خیر المعطین فعلمت انہ ھو البشیر وقد صدق الخبیر فسمیتہ باسمہ واری حلیۃ الاول فی جسمہ" (سر الخلافہ صفحہ ۵۰)

میرا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام بشیر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شیر خوارگی کے ایام میں وفات دیدی اور اللہ ہی بہتر اور باقی ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اور پرہیزگاری کے راستہ کو اختیار کریں۔ پس مجھے میرے رب کی طرف سے الہام ہوا کہ ہم تجھ پر احسان کرتے ہوئے اسے لوٹا دینگے۔ اور اسی طرح اس کی ماں نے خواب میں دیکھا کہ بشیر آیا اور اس نے کہا میں آپ سے سخت معانقہ کرونگا اور تمہیں جلدی چھوڑ کر نہیں جاؤنگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا بیٹا دیا۔ وہ بہتر عطا کرنے والوں سے ہے۔ پس میں نے جان لیا یہی وہ بشیر (ثانی) ہے۔ اور خدا کا وعدہ پورا ہو گیا۔ پس میں نے اس کا نام بشیر ہی رکھا اور میں اس کے جسم میں پہلے (بشیر) کا حلیہ دیکھتا ہوں"۔

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قطعی اور یقینی طور پر اس دوسرے لڑکے کو بشیر ثانی قرار دیا ہے۔ سبز اشتہار کی عبارت میں پیش کر چکا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ بشیر ثانی مصلح موعود کا ہی نام ہے۔ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اجتہاد جو مصلح موعود کے متعلق تھا درست نکلا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جو بشیر اول کے بعد پیدا ہوئے تھے خود جنوری ۱۹۴۴ء میں اپنے الہام کے ذریعہ بھی اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

اب ناظرین کرام مصنف ہدیہ علمی کی دیانتداری ملاحظہ کریں کہ اس نے اپنے رسالہ میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اجتہاد کا ذکر نہیں فرمایا۔ اس کی یہ حق پوشی صاف اس کی نیت کو ظاہر کر رہی ہے کہ وہ اپنے رسالہ کے ذریعہ محض ناواقف لوگوں کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ ورنہ اسے منصفانہ تحقیق سے کوئی سروکار نہیں۔

آخری اعتراض اور اس کا جواب

معترض کا آخری اعتراض یہ ہے۔ کہ مبارک احمد کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک۔ کہ ہم آپ کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔ جو بمنزلہ مبارک ہوگا۔ مکذب کا اعتراض یہ ہے۔ کہ آپ کے ہاں کوئی پانچواں لڑکا نہ ہوا۔ اور مصلح موعود کی پیشگوئی معاذ اللہ جھوٹی نکلی۔ مگر میں بتا چکا ہوں۔ کہ مبارک احمد تو مصلح موعود تھا ہی نہیں۔ نہ نفس الہام کے رو سے نہ علم الٰہی میں نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اجتہاد کی رو سے پس مصلح موعود کی پیشگوئی کو جھٹلانے کا مکذب کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ ہاں غلام حلیم کی پیشگوئی حقیقی بیٹے کے متعلق نہیں۔ کیونکہ مبارک احمد کی پیدائش سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہو چکا تھا کہ آپ کے ہاں چار ہی لڑکے ہوں گے۔ چنانچہ حضور تریاق القلوب میں فرماتے ہیں۔ "مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے۔ جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دی گئی پھر اس وقت دی گئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے اور جب یہ پیدا ہونیکو تھا یہ الہام ہوا انی اسقط من اللّٰہ و اصیبہ۔ یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا کی ہی طرف جاؤنگا۔ میں نے اپنے اجتہاد سے اسکی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا۔ اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائیگا۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونو باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے (تریاق القلوب صفحہ ۴۲) پھر اسکے بعد الہام ہوا کفیٰ ھذا۔ (خط مولوی عبدالکریم صاحب۔ مندرجہ الحکم جلد ۱۳ صفحہ ۲۳ پرچہ ۳۰ جون ۱۹۰۹ء) تذکرہ صفحہ ۳۴۷

پس انی اسقط من اللّٰہ و اصیبہ کے الہام کے بعد جو مبارک احمد سے متعلق تھا کفیٰ ھذا کا الہام اس بات پر صاف دلالت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کیلئے چار لڑکے ہی کافی قرار دیئے ہیں۔ اور مبارک احمد کے بعد حقیقی بیٹا دینے کا اس کا ارادہ ہی نہ تھا۔ پس اس الہام کی موجودگی میں مبارک احمد کی وفات کے بعد غلام حلیم کے متعلق جو الہام ہوا۔ اس کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے سے ہوتے ہی ہو سکتا ہے۔ ماسوا اس کے اس سے پہلے کے کشوف بھی اس امر پر ہی دال ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے چار لڑکے ہونا ہی مقدر تھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ "اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تمکو عطا کیا جائے گا اس کا نام بشیر ہوگا۔

اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب یہ الہام ہوا۔ ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے تین ان میں سے تو آم کے پھل تھے مگر ایک پھل سبز رنگ کا بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہاں کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا"۔ اور پھر خود ہی اس کی تعبیر فرماتے ہیں کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲ مکتوب ۸ جون ۱۸۹۶ء

اس کشف سے بھی ظاہر ہے کہ کوئی پانچواں حقیقی*

میں کیا دیکھ رہا ہوں

از جناب قاضی اکمل صاحب

کیا پوچھتے ہو مجھ سے میں کیا دیکھ رہا ہوں
اک صورت زیبا میں خدا دیکھ رہا ہوں

جب سے ہوا اعلان کہ ہیں مصلح موعود
احباب میں اک جوش نیا دیکھ رہا ہوں

پھر گلشن احمد میں بہار آئی ہوئی ہے
گلہائے معانی کو کھلا دیکھ رہا ہوں

کافور ہوئی جاتی ہے ظلمت کوئی دن میں
اس ماہ منور کی ضیا دیکھ رہا ہوں

پھر دور میں ہے بادۂ گلرنگ معارف
پھر ساقی مہوش کی عطا دیکھ رہا ہوں

پھر کوچۂ جانانہ میں شور ارنی سے
عشاق کا اک حشر بپا دیکھ رہا ہوں

پھر دیدۂ دیدار طلب رہتے ہیں بیدار
ہر دار مقام شہدا دیکھ رہا ہوں

پھر ارض حرم میں جو ہجوم صلحا ہے
انمیں فضلاء و علما دیکھ رہا ہوں

مایوس مریضوں کو ہو مژدہ کہ مسیحا
استاد ہے پنے دست شفا دیکھ رہا ہوں

شاداں ہوں اسیران معاصی کہ وہ منجی
آمادۂ تخلیص و دعا دیکھ رہا ہوں

اطفال میں خدام میں انصار میں یکسر
اصلاح و ترقی و وفا دیکھ رہا ہوں

ہر ملک میں ہے دعوۃ و تبلیغ کا ارشاد
ہر احمدی تیار کھڑا دیکھ رہا ہوں

قرآن کی تفسیر و تراجم کا تہیا
ابلاغ کا سامان ذکا دیکھ رہا ہوں

احمد کے گلستاں میں اکمل سے ہزاروں
اس دور میں اب نغمہ سرا دیکھ رہا ہوں

یہود کی کتب مقدسہ میں مصلح موعود کا ذکر

(رقم فرمودہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

مثل مشہور ہے۔ ع ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات - میری فراست تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بچپن ہی میں اس امر کو بھانپے ہوئے تھی کہ یہ وجود باجود نہایت عظیم الشان مراتب حاصل کرنے والا - اور روحانیت کے اعلیٰ مقاموں پر پہنچنے والا ہے - حضرت استاذی المکرم خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے زمانہ میں جبکہ عاجز اخبار "بدر" کا ایڈیٹر تھا۔ ایک دن دفتر اخبار بدر میں بیٹھے ہوئے چند دوست باتیں کر رہے تھے - حضرت عرفانی کبیر شیخ یعقوب علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں جو لطف تھا - وہ نہ رہا - تو بے اختیار میرے منہ سے نکلا کہ جب میاں صاحب خلیفہ ہونگے تو پھر وہی لطف حاصل ہونے لگے گا - حضرت عرفانی صاحب کا اشارہ اُس سلسلہ الہامات و وحی الٰہی کی طرف تھا - جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہم سنتے رہتے - اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے رہتے تھے - میرے اس خیال کی تائید بعض اہل کشف اصحاب صاف قلب والوں کے رویا ء اور عقائد سے بھی ہوتی تھی - ہمارے پرانے وطن شہر بھیرہ میں ایک بزرگ ولی اللہ حضرت میاں غلام حسن صاحب احمدی مرحوم تھے جب پیغامی فتنہ شروع ہوا - تو پیغامی خیال کے چند لوگ اُن سے ملنے گئے - اور انہیں کہا - کہ آپ نے کیوں میاں صاحب کی بیعت کر لی - وہ تو غلو کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نبی تھے - میاں غلام حسین صاحب نے انہیں جواب دیا کہ تم تو مسیح موعود کی نبوت کا انکار کر رہے ہو - اور میں تو اُن کے بیٹے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب میں بھی نبوت کے آثار پاتا ہوں

یہ بات سن کر وہ لوگ شرمندہ ہو کر چلے آئے غرض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق سلسلہ کے نیک اور پاک لوگ شروع سے ہی حسن ظن رکھتے چلے آئے ہیں - میرے خیال میں سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب مصنف و موجد قاعدہ یسرنا القرآن نے اسی مضمون پر ایک رسالہ شائع کیا تھا - کہ مصلح موعود حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ ہی ہیں آپ کا موعود ہونا حضرت نعمت اللہ ولی اللہ نے بھی اپنے اشعار میں لکھا ہے بلکہ یہود کی کتب مقدسہ میں جہاں مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہے - وہاں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ آمد ثانی کا مسیح شادی کرے گا - اور اس کا بیٹا اُس کا جانشین ہوگا اگر یہ بیٹا مصلح موعود ہونے کے اعلیٰ مقام و مرتبہ پر پہنچنے والا نہ ہوتا - تو ہزارہا سال پہلے کی پیشگوئیوں میں اس کے لئے اتنی اہمیت نہ دی جاتی - اب تو حضرت ممدوح نے اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کی وحی و الہام کا بھی اظہار کر دیا ہے - لیکن اگر یہ اظہار نہ ہوتا - تب بھی شاندار اصلاحوں کے کام جو آپ نے احمدیوں کے نظام میں - اسلام کی اشاعت میں - اہل اسلام اور اہل ہند کی سیاسی راہنمائی میں اور دیگر امور میں کی ہیں اور جن کی اہمیت اور عظمت کو مخالف اور موافق سب تسلیم کر چکے ہیں - وہ اصلاحی کام خود پکار رہے ہیں کہ یہی مصلح موعود ہیں - اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کشف و الہام و مکالمہ سے مشرف کیا ہے - اور یہ امر جماعت کیلئے ایک نعمت عظمیٰ ہے جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ میں سربسجود ہیں۔

اُچھلنے کُودنے کا اور اِترانے کا وقت آیا

از جناب ثاقب صاحب زیروی۔

اٹھو رندو! کہ پھر محفل کے گرمانے کا وقت آیا
لو دیکھو بزم دیں میں جل اُٹھی قندیل نورانی
چلی باد بہاری غنچہ ہائے دل چٹک اُٹھے
لو آیا کوئی محفل میں بصد انداز محبوبی
علوم ظاہری و باطنی سکھلائے جائیں گے
عَلَم ادیان باطل کے جھکے صد شکر ربانی
فضاؤں میں مچادو غلغلہ احمد کے فرزندو!

مئے عرفان پی پی کر بہک جانے کا وقت آیا
مجازی شمعوں کے شرما کے بجھ جانے کا وقت آیا
گلستانِ محمد کے سنور جانے کا وقت آیا
اُچھلنے کودنے کا اور اِترانے کا وقت آیا
ہمیں اب آسمانی راز سمجھانے کا وقت آیا
لوائے احمدیت کے بھی لہرانے کا وقت آیا
کہ اب اسلام کے دنیا پہ چھا جانے کا وقت آیا

مصلح موعود

(از جناب چودھری غلام حسین صاحب پی - ای - ایس ریٹائرڈ)

اُمت محمدیہ کا وہ درخشندہ ستارا جس کا الہامی نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بطور پیشگوئی مصلح موعود بتایا تھا - اور جس کے ہر قول و فعل سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ اہل عالم کی اصلاح وابستہ ہے اس وقت منظر عالم پر ضوفشانی کر رہا ہے - اور باذن رب السموٰت والارض دین کے اصلاحی کاموں میں از سر تا پا منہمک ہے - اسی مبارک وجود نے اپنے ۱۹ رجون ۱۹۳۶ء کے خطبہ میں مسجد کے ممبر پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا تھا کہ "اس وقت اسلام کی ترقی اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے جیسا کہ ہمیشہ وہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے - پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا - اور جو میری نہیں سنے گا - وہ ہارے گا - جو میرے پیچھے چلے گا - خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اُس پر کھولے جائیں گے - جو میرے راستہ سے الگ ہو جائے گا - خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کر دیئے جائیں گے"

یہ دعویٰ جو بلا دلیل نہیں اُس ذات پاک کے حضور میں کیا گیا تھا جو سمیع البصیر ہے - اور جس کے سامنے مفتری کبھی کامیاب اور سرسبز نہیں ہوتا - اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس دعوے کا حرف حرف پورا ہو رہا ہے - جماعت احمدیہ کے شق القمر پر جو ٹکڑے کٹ کٹ کر دور چلے گئے تھے - وہ بالآخر واپس آ کر پھر قمر ہی کی ذات سے پیوستہ ہو گئے ہیں - جو باقی ہیں ان کے لئے موقع ہے - کہ جلدی آئیں - ایسا نہ ہو کہ دور ہوتے ہوتے محمدی قمر سے ایسے کٹ جائیں کہ پھر کبھی آنا نصیب ہی نہ ہو - اور توبہ کا بھی موقعہ نہ رہے - موقعہ شناس احباب کے لئے یہ ایک ہمدردانہ نصیحت ہے گر قبول افتد۔

حضرت ممدوح کے دعوے مصلحیت کی تائید میں چند ایسی عالمگیر اصلاحات کا ذکر الفضل مورخہ $\frac{12}{44}$ ۸ اکے مضمون زیر عنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بر مقام محمود" میں آیا تھا - جو اس مبارک وجود کے ہاتھ سے ظہور پذیر ہو چکی ہیں - احباب نے اس مضمون کو شوق سے پڑھا - اور محظوظ ہوئے بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ مقام محمود کی حقیقت ہماری سمجھ میں اب آئی ہے

ورنہ ہم نے تو اس وعدے کو صرف قیامت کے لئے چھوڑ رکھا تھا - مضمون مذکورہ کا ابھی بہت سا حصہ باقی ہے جو انشاء اللہ حسب موقع پیش خدمت ہوگا اور ہوتا رہیگا واللہ الموفق - اسی مضمون کے تسلسل میں کوائف ذیل ملاحظہ فرمائے جائیں

نکبت اور ادبار کا علاج

الٰہی عطایا دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عام دوسرے خاص - عام عطایا اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے نیچے آیا کرتے ہیں اور ان میں سب لوگ چھوٹے بڑے شاہ و گدا ایک حصہ دار ہوتے ہیں - مثلاً زمین و آسمان - سورج و ہوا روشنی وغیرہ وغیرہ کائنات - انہی کو موہبت رحمانی کہتے ہیں - دوسرے عطایا خاص ہوتے ہیں جو اعمال صالح کے نتیجہ میں ظاہر ہوتے ہیں - اور وہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ماتحت آتے ہیں - نبوت اظہار علی الغیب یعنی مخاطبہ و مکالمہ الٰہیہ کی کثرت کا نام ہے جو سوائے رسولوں کے اور کسی کو بھی دیا جاتا یعنی ان چیدہ ہستیوں کو دیا جاتا ہے جو لوازم ہدایات یا اتمام حجت خلق خدا کی طرف مبعوث کی جاتی ہیں پھر ان برگزیدہ ہستیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حیثیت ہے - وہ اتنی ممیز اور شاندار ہے کہ اسے خاص الخاص کہیں تو بجا ہے - اور مصطفےٰ اور مجتبیٰ کے معنی خود ہی ظاہر کر رہے ہیں کہ جس طرح ایک نبی اور رسول مخلوق میں چیدہ ہستی ہوتا ہے - اسی طرح حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سب رسولوں اور انبیاء میں چیدہ ترین ہستی ہیں - جن لوگوں کا ایمان سنی سنائی باتوں پر تھا - انہوں نے نبوت کو موہبت رحمانی کہہ تو دیا - مگر اتنا نہ سوچا کہ کیا اس عطیے کا ورود ہر خاص و عام میں ہو جایا کرتا ہے اور اس میں تقدس و طہارت اور صالحیت اور عدم صالحیت کا کچھ لحاظ نہیں کیا جاتا - اگر ایسا ہے تو قرآن مجید کی اس آیت کے کیا معنی ہونگے کہ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول الغرض یہ ایک غلط خیالی تھی جو نیم پڑھوں نے اپنی بد اعمالی کو چھپانے کے لئے پھیلا رکھی تھی اور انہیں بلا استحقاق خدا کی رحمت کا امیدوار بنا کے بٹھا دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں نے عمل صالح کو جواب دے دیا - اور نکبت اور ادبار کے گڑھوں میں جا پڑے - حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی کو بھی یہی وصیت فرمائی تھی - کہ

اعملی یا بنت رسول اللہ

حضرت مسیح موعود نے اس غلطی کو جڑ سے پکڑا اور فرمایا۔ کہ خاتمیت کے انتخاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممیز تقدس وطہارت اور لاثانی قربانی اور بے مثل عمل صالح کو دخل تھا۔ اس پر نیم خواندہ لوگوں نے شور مچا دیا۔ اور بعض پڑھے ہوئے معاندین بھی عناداً اسی غوغے میں شامل ہو گئے۔ اور جہلا کو مشتعل کرنا شروع کر دیا۔ کہ معاذ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سے ہتک ہو گئی ہے۔ حالانکہ یہ ایک حد درجہ ستائش اور تعریف کی بات تھی۔ اور حضرت مصلح موعود کی طرف سے ایسے لوگوں کو سبق تھا۔ جو عملی زندگی کے بغیر کامیابی حاصل کرنے کی دھن میں نکبت وادبار کو لبیک کہہ رہے ہیں۔

سادات کے لئے ایک موثر اصلاحی اقدام

سادات پر صدقہ تو پہلے ہی حرام تھا۔ نسبی بڑائی کے خیال میں پڑ کر علم و ہنر کا دامن بھی ان سے چھوٹ گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کا گذارا تنگ ہو گیا۔ اور اصلی تھے یا نقلی سب دینی اختراعات کی طرف جھک پڑے۔ حضرت مصلح موعود نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ سادات کی مالی کمزوری کو دور کرنے کے لئے بجائے صدقات کے انہیں تحائف کے رنگ میں مال دیا جایا کرے۔ چنانچہ بفضلہ تعالےٰ جماعت احمدیہ میں کوئی سید خستہ حال نہیں رہا ہے۔

تربیت جماعت علمی و عملی

(ا) تاکہ دینی تربیت سے کوئی فرد باہر نہ رہے افراد جماعت کو عمر کے لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پندرہ سال تک اطفال احمدیہ سولہ سال سے چالیس سال تک خدام الاحمدیہ۔ چالیس سے اوپر انصار اللہ۔

(ب) قوےٰ اور حواس کی تربیت کے لئے، مقابلوں اور ان پر انعام دینے کا سسٹم چلایا

(ج) زباندانی اور کتب دینی کے ذوق کو بڑھانے کے لئے مناظروں کی مجالس قائم کیں۔

(د) ریاضت جسمانی اور دستی مشقت کی عادت ڈالنے کے لئے "وقار عمل" کا طریقہ چلایا جس میں جماعت کا ہر فرد حصہ لے رہا ہے۔

(ہ) تجارتی پہلو کو معاہدات تجارت سے مضبوط کیا

(ز) دستکاری کی ترقی کے لئے کارخانے کھلوا دیئے۔ جہاں سے مال تیار ہو کر دساور کو اور فوجی محکموں کو جا رہا ہے۔

(ح) یونیورسٹی کے گریجوایٹ اگرچہ عملی افادے کے لحاظ سے بقول سرسید نظام آبادی چاقوؤں سے بڑھ کر نہیں ہوتے۔ تاہم کسی مولوی اور ایم اے کو طنز کرنے کا موقعہ مل گیا۔ کہ "خلیفہ قادیان نہ کوئی امتحان پاس کئے ہوئے ہے۔ نہ کوئی علمی سند اس کے پاس ہے۔" نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جماعت میں سینکڑوں مولوی فاضل اور ایم۔ اے پیدا ہو گئے۔ جن کے سر پر ہر قسم کی قابلیت کا پتلا علم لدنی سے پر روح القدس سے مدد یافتہ ایسا وجود بیٹھا ہے۔ کہ قابل ترین سند یافتہ ہستیاں اس کے سامنے زانوئے ادب خم کئے اور شانے جھکائے طفل مکتب کی طرح تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیٹھی ہیں۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ خدا کا خلیفہ کسی انسانی ادارے کی سند کا محتاج نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ وہ علم لدنی لے کر آتا ہے۔ اور قرآن فہمی میں خلق خدا کو مقابلے پر بلاتا ہے۔ مگر کوئی اس کے چیلنج کو قبول کرنے کی تاب نہیں لا سکتا۔ سوائے اس کے جو خائب اور خاسر ہونا چاہے۔

(ط) پھر فوجی بھرتی میں اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو دے کر جماعت کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ قائم کر دیا۔ اس سے جماعت کی فوجی قابلیت کو چار چاند لگ گئے۔

(ی) تبلیغ دین کو ہر احمدی کا فرض قرار دیا۔ اور اس کے لئے اپنے پریس کو مضبوط کر دیا۔

تبلیغی جدوجہد کا کمال

یوں تو تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ مگر قرائن سے واضح ہے۔ کہ حضرت مصلح موعود کی اولوالعزم ہستی چین سے نہیں بیٹھیگی۔ جب تک زمین کے تاریک در تاریک کونے سے بھی لا الٰہ الا اللہ کی آواز نہ آئے۔ اور محمد رسول اللہ کا وہاں جھنڈا نہ گاڑا جائے۔

(ا) شق ۱۶ میں ذکر آ چکا ہے۔ چنانچہ نو ۹ بڑی بڑی زبانوں میں جو روئے زمین پر بولی اور سمجھی جا رہی ہیں۔ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا ترجمہ کر کے پھیلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

(ب) پھر مساجد ہیں۔ کہ ان کا لنڈن۔ فلسطین۔ ٹبورا جیسے مقامات میں افتتاح ہو چکا ہے۔ اور سوڈان سے لیکر سیرالیون تک بڑے بڑے امصار ہیں۔ اور پھر ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں مساجد کے بنائے جانے کی سکیم مکمل ہو چکی ہے۔ جو اسلامی تبلیغ کا انشاء اللہ مرکز ہونگی۔

جرمنی کے پایۂ تخت برلن میں جو مسجد کے کھڑے کئے جانے کا اہتمام ہوا تھا۔ اس میں خالص احمدی خواتین کا حصہ تھا۔ افریقہ میں جو مساجد عیسائیت کے زیر اثر آ کر گرجے بن گئی تھیں۔ وہ بفضلہ تعالےٰ پھر مساجد بنائی جا رہی ہیں۔ اور احمدی مبلغوں کے ہاتھوں وہاں دین اسلام بفضلہ اس طرح امڈا آ رہا ہے۔ کہ عیسائی مشنریوں نے خطرہ محسوس کر کے اپنی بے بسی کی شکایت کی ہے۔ مگر حق حق ہے۔ اور دنیا حق پسندوں سے خالی نہیں ہو گئی ہے۔

(ج) احمدی مبلغین اور ریزرو فنڈ:۔ بعض کے دل میں شبہات اٹھتے ہیں۔ کہ قادیان میں روپیہ جمع ہونے کو آتا ہے۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ روپیہ دینی کاموں میں خرچ ہونے کو آتا ہے۔ جس طرح آنحضرت صلعم کے حضور آتا تھا۔ یہی دین اسلام کی اشاعت کا مقصد یہی ہے۔ جسے یہ اولوالعزم خلیفہ لیکر اٹھا ہے۔ اور اسکی آواز پر جماعت کے ہر طبقے کے لوگ لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں۔ یہ روپیہ انہی کے گزارے اور دینی سہولتوں کی بہم رسانی کے لئے آتا ہے۔ ورنہ اسلام بذات خود نہ روپے کا محتاج ہے۔ نہ روپے سے پھیلا۔ اس کے لئے اخلاص و ایمان کے کمال کی ضرورت ہے۔ جو فی زمانہ جماعت احمدیہ کے سوائے اور کہیں نہیں مل سکتا۔ بفضلہ سکیم ایسی تیار کی ہے۔ کہ مبلغین میں انشاء اللہ ابدالآباد تک کمی نہیں آئے گی۔

مصلح موعود کی امتیازی علامات اور خصوصی فضائل

(ا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صلبی بیٹا ہوگا۔ یہ امر کسی تعبیر کا محتاج نہیں ہے۔ اصل کے سامنے نقل کو اور موجود کے سامنے موہوم کو وقعت نہیں دی جا سکتی۔ دونوں پہلو بہ پہلو رکھ کے دیکھ لئے جائیں۔

(ب) حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہوگا۔ اس بارے میں بھی زیادہ کچھ کہنے کی حاجت نہیں۔ دیکھنے والے شاہد ہیں۔ کہ بیٹا باپ کا کیسا نقش ہے۔ خوبو شکل و شباہت میں ہی نہیں۔ کارنامے دیکھیں۔ تو نعمت اللہ ولی کا شعر اور اس میں ایک ہی لفظ "یادگار" اس مضمون کو خوب ادا کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ؎

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

(ج) سخت ذہین۔ دل کا حلیم اور اولوالعزم ہوگا۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ تیس سالہ خلافت کے کارنامے اور مصلحانہ اقدامات جو اوپر بیان ہوئی ہیں گواہ ہیں۔ اور جماعت اور اس کے برگزیدگان کی اپنے امام پر پروانہ وار فدائیت ایک زبردست شہادت ہے۔ ہاں دیکھنے والی آنکھ تعصب سے خالی ہو۔

(د) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا ایک الہامی نام "رودر گوپال" بھی ہے۔ یعنی بدکش اور نیک پرور۔ کتب سابقہ میں ان کے جانشین کا نام "عمانوئیل" آیا ہے۔ جو بجائے خود ایک صفاتی نام ہے۔ اور اسی (رودر گوپال) کا ہم معنے ہے۔ (یعنی اللہ تعالےٰ کا عمان)

عمان زمانۂ قدیم میں ایک آسمانی دیوتے (فرشتے) کا نام تھا۔ جس کا صدر مقام ستارہ مشتری خیال کیا جاتا تھا (علم جفر میں بھی ستارۂ مشتری بدکشی اور نیک پروری کی تاثیرات کا حامل مانا گیا ہے) اہل مصر اور روما اور عرب نے زمین پر اس دیوتے کے مندر بنا رکھے تھے۔ ایک مندر خلیج عمان کے کنارے پر تھا۔ جہاں عربی کیمیا گروں نے پہلے پہل امونیا گیس پائی تھی۔ اور اسی دیوتے کی یادگار میں اس کا نام عمانیہ رکھا تھا۔ پس (رودر گوپال) باپ کی مماثلت پر (عمانوئیل) بیٹا بدکشی اور نیک پروری کی صفات سے ایسا متصف ہے۔ کہ ان دونوں میں سر مو فرق نہیں ہے۔ جنہیں شک ہو وہ آئیں اور حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی تاثیرات کو دیکھیں۔

عمانوئیل کے ایک معنے یہ بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ معنی بھی نہایت لطیف ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنے اس جانشین کی نشاندہی کی ہے۔ وہ ایسے ہی الفاظ میں ہے۔ کان اللہ نزل من السماء۔ موجودہ تغیرات ڈنکے کی چوٹ بتا رہے ہیں۔ کہ ان میں خدائی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ پھر لطیف ترین یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیوں میں سے جس انگوٹھی پر الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہے۔ وہ قرعہ اندازی سے اسی اولوالعزم ہستی کے حصے میں آئی ہے۔ اور اب انہی کے پاس ہے۔ یہ سارے اتفاقات انسانی ساخت و پرداخت سے باہر ہیں۔

(ہ) مصلح موعود روح القدس پا کر کھڑا ہوگا۔

تثلیث ایک بشارت تھی۔ جو باپ اور بیٹے دونوں کے روح القدس سے مؤید ہونے کے متعلق تھی۔

دمشق کی سرزمین سے جو اس بارے میں تعبیر نکلی تھی۔ وہ عقلاً کسی طرح بھی درست ثابت نہ ہوئی۔ حق پسند لوگ خواہ دلی زبان سے ہی سہی۔ مگر مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ تین میں ایک ایک میں تین کا مقولہ اور اس پر ایمان کی بنیاد رکھنا معقولیت سے بہت دور باتیں ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات پر تو ان کا اطلاق کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم اپنے استاد ڈاکٹر آربین صاحب پروفیسر مشن کالج لاہور سے کبھی سوال کرتے۔ تو وہ ہنس کر ٹال دیتے۔ اور کہتے کہ تثلیث کے معمے کو ایشیائی دماغ نہیں پا سکتے۔ اسی طرح دوسرے پادری صاحبان بھی ٹال مٹول کر کے پیچھا چھڑا جاتے رہے۔

مگر حقیقت کچھ اور تھی۔ جواب ظاہر ہوئی ہے۔ سلسلہ اسرائیلیہ سلسلہ محمدیہ کے لئے اور اسرائیلی مسیح محمدی مسیح کے لئے پیش خیمہ تھے اور مبشر۔ اسرائیلی مسیح نے روح القدس سے امداد پائی اور محمدی مسیح اور اس کے بیٹے کے روح القدس سے مؤید ہونے کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔ جسے اس وقت تو نہ سمجھا گیا مگر وہ اب اپنے وقت پر آ کے پوری ہو گئی۔ باپ روح القدس سے بولتا رہا۔ اور ایمانیات کے پودے محمدی باغ میں لگاتا رہا۔ بیٹا روح القدس سے بول رہا ہے۔ اور اعمال صالحات کی نہروں سے انہی پودوں کی سیرابی کر رہا ہے۔ دجالی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ایک عجیب اختلاط پیدا کیا ہے۔ جو اس کے فضل کی ایک خاص نشانی ہے۔ اور مسیحین اور مصلح موعود کی صداقت کی دلیل ہے۔

(و) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں حضرت محمود کو فخر رسل کہا گیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ؎

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ از رہِ دور آمدۂ

ترجمہ:۔ اے وہ کہ تجھ پر رسولوں کو فخر ہو سکتا ہے۔ مجھے تیرا دربار الٰہی میں مرتبہ معلوم ہو گیا۔ کہ دیر سے تو تبھی آیا ہے۔ کہ دور کے مقام سے آیا ہے۔

دیر اور دور معانی کے لحاظ سے نسبتی الفاظ ہیں۔ دور سے مراد آسمان یعنی درگاہ الٰہی ہے۔ ایک اور الہام میں انہی کے متعلق یوں بھی ہے۔

"مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے"۔ پھر یہ بھی آیا ہے۔ کہ "وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا"۔

فخر رسل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظلیت کی وجہ سے حضرت مہدی علیہ السلام کی تعلیمات میں ہر نبی کی تعلیم موجود ہے۔ پھر فی زمانہ ہر قسم کے مکذبین جو انبیائے سابقین کے مکذبین کے مثیل ہیں۔ روئے زمین پر جمع ہیں۔ اور جو جو اعتراض انبیائے سابقین پر ہوئے۔ وہ سب اس وقت اسلام پر ہو رہے ہیں۔ مکذبین پر اتمام حجت کے لئے ضروری تھا۔ کہ ان میں ایک ایسا رسول مبعوث ہوتا۔ جس کی رسالت سارے رسولوں کی تعلیمات کا مجموعہ ہوتی۔ پس ایسا ہی رسول (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) آیا۔ اور اس نے ایمانیات کی اصلاح کر کے ان کے ہر جگہ پودے لگا دیئے۔ اب ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ وہ اعمال صالحات کی نہروں سے سیراب کئے جائیں۔ سو یہ بات مصلح موعود حضرت محمود کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔ انہیں اس لحاظ سے فخر رسل کہا جائے۔ تو بیجا نہیں ہے۔ کیونکہ جملہ رسل کی تعلیمات اس وقت انہی کے ہاتھ سے زمین کے کناروں تک پہنچ رہی ہیں۔ اور وہی اپنے باپ کی قائم مقامی میں ہر رسول کے مشن کو پورا کر رہے ہیں۔

(ز) علاوہ ازیں وہ پیشگوئیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات سے مختص تھیں۔ (مثلاً دمشق میں عند المنارة البیضا نزیل ہونا۔ حج میں دو حاجی سے احرام باندھنا۔ لنڈن میں سفید رنگ کے پرندے پکڑنا۔ ان کے وقت میں ہی بے شمار جنگوں کا ہونا وغیرہ وغیرہ) وہ سب حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ سے اور وقت پر آ کے پوری ہوئی ہیں۔ اس سے بھی خادم اور مخدوم کا تعلق یکانگت بالبداہت عیاں ہے۔ یعنی حضرت محمود مصلح موعود کا ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہاتھ ہے۔

تین کو چار کرنے والا ہوگا

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے شک فرمایا تھا۔ کہ اس کے معنے ابھی تک نہیں کھلے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ کہ کبھی کھلیں گے ہی نہیں۔ اگر ایسا تھا۔ تو الہام پہلے بتایا ہی کیوں گیا تھا۔

میں نے اس بارے میں مضطربانہ دعا کی۔ تو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے تفہیم ہوئی۔ اور وہ راز کھل گیا۔ جو مخفی چلا آ رہا تھا۔ بات انوکھی ہے۔ اور ہر ایک کا اپنا اپنا اجتہاد ہے۔ جدھر کسی کا ذہن جائے جا سکتا ہے۔ مگر میرے خیال میں یہ تعبیر جو مجھے بتائی گئی ہے۔ صحیح ترین ہے۔ میں نے اسے اپنی کتاب "کرشمات قدرت" کے حصہ سوم میں تفصیلاً بیان کر دیا ہے۔ مگر یہاں پر صرف خلاصہ عرض کئے دیتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کے رو سے امت محمدیہ کے لئے چار انعام (جن کے مانگنے والوں میں خود آنحضرت صلعم اور ان کے صحابہ بھی تھے) امت محمدیہ کے لئے مقدر ہیں۔ نبوت۔ صدیقیت۔ شہیدیت اور صالحیت۔ فیضان عام کا تو سوال نہیں۔ امت کے جملہ افراد کچھ نہ کچھ پاتے ہی رہے ہیں۔ اور پاتے رہیں گے۔ مورد اتم کے لئے البتہ چوٹی کے لوگ چنے جاتے ہیں۔ جو منتخب ترین ہستیاں ہوتی ہیں۔ اور اول۔ میں نے کتاب مذکورہ میں بدلائل ثابت کیا ہے۔ کہ پہلے تین انعاموں کے مورد چودھویں صدی کے مجدد حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام ہوئے ہیں۔ چوتھے انعام یعنی مقام صالحیت کے لئے مصلح موعود (یعنی حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ الودود) کو چنا گیا ہے۔ یعنی اس شخص کو جس کے ہاتھ سے اصلاح عالم مقدر ہے۔ اور میرا نفس مضمون بتلا رہا ہے۔ کہ اصلاح زور سے ہو رہی ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

ان الذین اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت لھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھار۔

یعنی ایمان کے بدلے میں باغ ملیں گے۔ اور اعمال صالحات کے بدلے میں نہریں۔ جو ایمانی باغ کو سوکھنے نہ دیں۔ پہلے تین انعام زیادہ تر ایمانیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو باغوں کے مترادف ہیں۔ اور چوتھا انعام اعمال صالحات کے متعلق ہے۔ جو نہروں کا کام دے رہے ہیں۔ پس مصلح موعود وہی ہے۔ جو اعمال صالحات کی نہریں چلا کر ایمانیات کے باغوں کو سرسبز کر رہا ہے۔ اللّٰھم ایدہ بنصرک وفضلک العظیم۔ خاکسار غلام حسین بی۔ اے۔ ایس پنشنر دار الفضل قادیان

مصلح موعود کا ایک غلام ایک شہنشاہ کے دربار میں

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب پسر جناب ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔ اے نو مسلم اپنے تازہ مکتوب میں لکھتے ہیں۔ کہ ۹ر جنوری ۱۹۴۵ء کو میں نے شہنشاہ ایبی سینیا سے ملاقات کی۔ جب میں ملاقات کے ہال میں داخل ہوا۔ تو شہنشاہ ہیل سلاسی کھڑے ہو گئے۔ اور مصافحہ کرنے کے بعد مجھے اپنے پاس کرسی پر بٹھایا۔ میں نے السلام علیکم کہا۔ اور ساتھ ہی انگریزی میں اس کا ترجمہ بھی کیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر میں نے ذکر کیا۔ کہ ۱۹۳۵ء میں جب اٹلی نے حبشہ پر حملہ کیا تھا۔ تو مجھے جماعت احمدیہ کے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے آپ کے ملک میں اس لئے بھیجا تھا۔ کہ حبشی زخمیوں کو طبی امداد بہم پہنچاؤں۔ میں نے انہیں یہ بھی بتایا۔ کہ بوجہ اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اس ملک کے بادشاہ نجاشی نے مہاجر مسلمانوں کو پناہ دی تھی۔ اور انہیں اپنے مذہبی فرائض کی بجا آوری کی آزادی دی تھی۔ مسلمانانِ ہند بلکہ مسلمانانِ عالم کی ہمدردی حبشہ کے ساتھ ہے۔ اس پر شہنشاہ موصوف نے بہت مسرت اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد مسجد فضل لنڈن کا ذکر کیا گیا۔ جسے شہنشاہ موصوف دیکھ چکے ہیں۔ پھر اسلام کے بنیادی اصول پیش کئے اور بتایا۔ کہ قانون ملکی اور بادشاہ کی اطاعت اور وفاداری اسلام کا اہم اصول ہے۔ نیز یہ خوشخبری سنائی۔ کہ مسیح موعود ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور وہی صلح کے شہزادہ ہیں۔ جب تک دنیا ان کی اتباع نہ کرے گی۔ حقیقی امن کبھی قائم نہیں ہوگا۔ اس زمانہ کی جنگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا گیا۔ آپ نے احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ جب ڈاکٹر صاحب نے رخصت چاہی۔ تو آپ کھڑے ہو گئے۔ اور ہاتھ ملا کر رخصت کیا۔ اس سے قبل ڈاکٹر صاحب موصوف شہزادہ ایبے سینیا پرنس مکونن سے مل چکے ہیں۔ جو تعلیم یافتہ اور خوش خلق نوجوان ہیں۔ ان کو کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام مطالعہ کے لئے دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ ادیس آبابا کی مسجد کے باہر دو تین روز تک عربوں اور حبشیوں کو بزبان عربی تبلیغ کرتے رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں احمدیت کو فروغ بخشے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب احمدیت کے آنریری اور نہایت سرگرم مبلغ ہیں۔ احباب ان کی خیر و عافیت اور کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

قرآن مجید کی شان کا اظہار اور حضرت مصلح موعود

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے وجود باجود میں اس علامت کا ظہور

(از جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری)

قرآن مجید کا مقام

قرآن مجید خدا کی زندہ کتاب ہے۔ انسانی رشتہ کو خدا تعالیٰ سے وابستہ کرنے میں کامل کتاب ہے وہ ساری قوموں اور ساری نسلوں کے لئے ہے اس لئے ایسی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے اور ایسے حقائق و معارف پر حاوی ہے جو ہر زمانہ میں اپنے ظہور سے انسانی قلوب میں زندہ یقین پیدا کرتے ہیں اور دنیا میں پاکبازی و طہارت کے قیام کا موجب ہوتے ہیں۔ گویا قرآن مجید وہ سمندر ہے۔ جس سے ہر زمانہ میں موتی نکلتے رہتے ہیں۔ وہ کان ہے جس سے ہمیشہ ہیرے اور جواہرات برآمد ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ خدائے قدوس کی پاک کتاب ہے۔ اس لئے اس کے معارف اور لطیف نکات سے ان پاکیزہ انسانوں کو ہی بہرۂ وافر ملتا ہے جو پارسا اور مطہر ہوتے ہیں۔ اور جن کی پاک فطرت کو اس پاک کتاب سے مناسبت تامہ ہوتی ہے۔ ابتداء اسلام سے آج تک ایسے انسان ہوتے رہے ہیں جنہوں نے قانون خداوندی لا یمسہ الا المطھرون کے ماتحت اپنے اپنے مرتبہ کے مطابق حقائق و معارف قرآنیہ کو پیش کر کے اس کتاب کا زندہ کتاب ہونا ثابت کیا۔

بعثت مسیح موعود کا مقصد

ساڑھے تیرہ سو برس قبل قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں خبر دی گئی تھی کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب قرآن مجید کا مرتبہ اور اس کی شان انسانوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گی۔ اس کے حروف تو باقی ہوں گے۔ مگر وہ مہجور کتاب کی طرح ہو گا۔ اس پر عمل نہ کیا جائے گا۔ گویا وہ ثریا پر چلا جائے گا۔ تب اللہ کے حکم سے ایک فارسی الاصل وجود یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسے ثریا سے واپس لائیں گے۔ اور پھر قلوب کی زمین میں قرآن مجید کے شجرہ طیبہ کے پھول اور پھل پیدا ہوں گے۔ یہ اہم ترین کام آسمانی نشانوں قوت قدسیہ اور بیان معارف قرآنیہ کے ذریعہ ہونے والا تھا۔ اسی مقصد عظیم کے پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی بعثت مقدر تھی۔

زمانہ بعثت کی حالت

انیسویں صدی مسیحی کے اواخر میں دجالی فتنہ پورے زوروں پر تھا۔ قرآن مجید پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے۔ عیسائی پادری اور آریہ پنڈت قرآن مجید کی شان کو مسخ کرنے کیلئے ہر قسم کے اعتراض کر رہے تھے۔ قرآن کریم کے نام لیوا مسلمان علماء بھی ایسے عقائد رکھتے تھے جن سے اس پاک کتاب کی شان پر دھبہ آتا تھا۔ وہ اس میں بیسیوں اور سینکڑوں آیات منسوخ ہونے کے قائل تھے۔ اس کی جلیل القدر پیشگوئیوں کو محض قصص ماضیہ قرار دیتے تھے۔ ان کے خیال میں قرآن مجید ایک بے ترتیب کتاب تھی۔ اس کی آیات اور سورتوں کا باہم کوئی ربط ان کی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ غرض علماء کہلانے والے بھی قرآن کریم سے بیگانہ ہو رہے تھے۔ اور دوسرے عوام و تعلیم یافتہ لوگوں کا حال تو بالکل بدتر تھا۔ وہ قرآن مجید کی لطیف و حکیمانہ تعلیموں کا مغربی رو کے سامنے جھوٹی اور غلط تاویلیں پیش کر کے گویا یہ اعلان کر رہے تھے کہ ہم ان کے ملنے کی وجہ سے تمہارے سامنے شرمندہ ہیں۔

براہین احمدیہ معقولی اتمام حجت کی انتہا ہے

اس حالت دردناک حالت کو دیکھ کر حضرت احمد علیہ السلام کا دل پاش پاش ہو گیا۔ آپ ایک معمولی گاؤں میں متمدن شہروں سے دور رہتے تھے۔ آپ کی ظاہری تعلیم بھی برائے نام تھی مگر قرآن مجید کے عشق کامل اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت صادقہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے اسی زمانہ میں نہایت عرق ریزی سے براہین احمدیہ ایسی مدلل۔ معقول اور بینات پر مشتمل کتاب اسلام کی تائید اور قرآن مجید کی حمایت میں شائع فرمائی۔ اس کتاب سے دشمنان اسلام کے کیمپ میں سراسیمگی طاری ہو گئی۔ اور اسلام کے فرزندوں میں خوشی و مسرت اور امید کی لہر پیدا ہو گئی۔ براہین احمدیہ کیا ہے قرآن مجید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق سے ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریا ہے۔ یہ کتاب باطل کے خلاف۔ بر ہموؤں، نیچریوں آریوں اور عیسائیوں کے اعتراضات کے ازالہ کے لئے تریاق اکبر ہے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس کتاب کو حمایت دین اور تاریخ اسلام میں تیرہ سو سال کی جملہ تصنیفات میں بے نظیر و بے مثل قرار دیا۔ غرض اس آخری دور میں جبکہ دین اسلام بے یار و مددگار تھا اور قرآن مجید ایک مہجور کتاب سمجھی جاتی تھی حضرت احمد قادیانی علیہ الف الف صلوٰۃ و سلام، اسلام کے جری پہلوان اور قرآن مجید کے بہادر حامی کی حیثیت سے میدان میں آئے۔ اور آپ نے معقولی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دشمن کو پچھاڑ دیا۔ اور دشمن ایک رقم کثیر انعام مقرر کئے جانے کے باوجود براہین احمدیہ کے جواب سے عاجز رہا۔ اور آج تک یہ زبردست تصنیف قطب ستارہ کی طرح روشن ہے۔ اور رہتی دنیا تک رہے گی۔

روحانی نشان کی زبردست ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جانتے تھے کہ دلائل سے دشمن کو عاجز کر دینا کافی نہیں عظیم الشان انقلاب کے لئے براہین احمدیہ کے ساتھ ایک ایسے برہان ساطع کی بھی شدید ضرورت ہے جو محض جو آسمانی ہو۔ جس سے قلوب میں اطمینان پیدا ہو خدا کی عظیم الشان قدرتوں پر یقین پیدا ہو۔ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر واضح ہو جائے۔ دین اسلام کا شرف دنیا پر عیاں ہو جائے۔ زندگی کے خواہاں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور روحانی قبروں سے مردے اٹھ کھڑے ہوں۔ باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ چمک اٹھے۔ اس غیر معمولی اور محیر العقول والے انقلاب کے لئے ایک زندہ معجزہ اور کھلے کھلے آسمانی نشان کی حاجت تھی۔ مذہب کی جان یہی آسمانی نشانات ہیں۔ ان سے ہی ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی اس کے ازدیاد اور تقویت کا موجب ہوتے ہیں۔ اس لئے دلائل سے عاجز ہو کر بعض مخالفین نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آسمانی نشان کا مطالبہ کیا۔

پیشگوئی مصلح موعود آسمانی نشان ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوائل ۱۸۸۶ء میں خلوت نشینی کے لئے ہوشیار پور کا سفر اختیار فرمایا۔ اور وہاں کنج تنہائی میں نہایت اضطراب و عاجزی سے بارگاہ ایزدی میں دعائیں کیں۔ جن کے جواب میں خدائے قادر نے فرمایا کہ:-

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکتوں سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے

وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء۔ کأن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امرًا مقضیا"

(اشتہار ۲۰ر فروری [illegible])

مصلح موعود کے ظہور کی ایک علت

اس الہامی عبارت کی دلکشی حیرت انگیز اور اس میں بتائی ہوئی علامات کثرت عظیمہ پر مشتمل ہیں۔ ان کے متعلق تذکرہ تو ایک مبسوط کتاب کا مقتضی ہے۔ اس مقالہ کے لحاظ سے میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ مصلح موعود کے ظہور کی ایک علت غائی یہ تھی۔ "کہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" اس کا ایک عظیم الشان کام معارف و حقائق قرآنیہ کا بیان اور قرآن مجید کی عظمت کا قلوب میں قائم کر دینا ہے۔ اس پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی ولادت ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ اور آپ کے ذریعہ غیر معمولی طور پر کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی عظمت و شان کو جس رنگ میں قائم کیا۔ اس کا اقرار دشمن کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ نظم و نثر کے ذریعہ قلوب میں عشق قرآن پیدا کر دیا۔ حتیٰ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایسا معاند احمدیت بھی ذکر قرآن مجید کے لئے حضرت اقدس علیہ السلام کے اشعار سے

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ہی پڑھا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نسخ قرآن کے غلط عقیدہ کی پرزور تردید فرمائی۔ اور جن متشابہ آیات پر دشمن معترض اور دوست خاموش تھے۔ ان کی ایسی بے نظیر اور لطیف تفسیر فرمائی۔ کہ لوگ عش عش کر اٹھے۔ غرض آپ نے عظمت قرآن کریم کو ظاہر فرمایا۔ چونکہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی مثیل و نظیر وجود ہے۔ اس لئے اسے بھی اس اہم کام کے لئے مقرر کیا گیا۔

ازالہ اوہام میں ایک عجیب نکتہ

اس جگہ ایک عجیب نکتہ اہل ایمان کے لئے پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام حصہ اول میں تحریر فرمایا۔ کہ

"خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اتریگا۔ اور زمین والوں کی راہ سیدھی کریگا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشیگا۔ اور ان کو جو شبہات کے زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند [illegible] [illegible] کان اللہ نزل من السماء" (ازالہ اوہام ص۶۸)

گویا مصلح موعود کا ظہور علاوہ اور امور کے ان شبہات کی زنجیروں کو کاٹنے کے لئے ہے جن میں اہل زیغ مقید ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام کے دوسرے حصہ میں "یورپ و امریکہ کے اعتراضات" کے جوابات کے سلسلہ میں اور ان ممالک میں تعلیم اسلام کی اشاعت کے سوال پر تحریر فرمایا ہے۔

"میری صلاح یہ ہے۔ کہ بجائے ان وعظوں کے عمدہ عمدہ تالیفیں ان ملکوں میں بھیجی جائیں۔ اگر قوم بدل و جان میری مدد میں مصروف ہو۔ تو میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ یہ میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے۔ اور مجھ ہی میں داخل ہے۔ ہاں اسقدر میں پسند کرتا ہوں۔ کہ ان کتابوں کے تقسیم کرنے کے لئے یا ان لوگوں کے خیالات اور اعتراضات کو ہم تک پہنچانے کی غرض سے چند آدمی ان ملکوں میں بھیجے جائیں۔ جو امامت اور مولویت کا دعویٰ نہ کریں۔ بلکہ ظاہر کر دیں۔ کہ ہم صرف اس لئے بھیجے گئے ہیں۔ کہ تا کتابوں کو تقسیم کریں۔ اور اپنے معلومات کی حد تک سمجھا دیں اور مشکلات اور مباحث دقیقہ کا حل ان اماموں سے چاہیں۔ جو اس کام کے لئے ملک ہند میں موجود ہیں۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۳۱۵)

پہلے اقتباس میں مصلح موعود کا اپنی ذریت میں سے ہونا قطعی اور یقینی قرار دیا ہے۔ اور اس دوسرے اقتباس میں یورپین ممالک کے لئے اصل تفسیر اسی کو قرار حضور نے خود فرمائی۔ یا وہ مقدس انسان بیان فرمائیگا۔ جو آپ کی شاخ ہوگا۔ اور جب مبلغین یورپ و امریکہ میں تبلیغ اسلام کے لئے جائینگے۔ وہ امام ملک ہند میں موجود ہوگا۔ اہل انصاف غور کریں۔ کہ یہ حالات کس طرح حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں۔ اس آخری اقتباس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کچھ اور لوگ مولوی محمد علی صاحب کے امثال انگریزی میں تفسیر لکھ کر سمجھیں گے۔ کہ ہم نے یہ کام کر دیا۔ مگر خدا کا پاک مسیح فرماتا ہے۔ کہ یہ میرا کام ہے۔ [illegible] یا وہ کریگا۔ جو میری شاخ اور میری ذریت ہوگا۔ اور میرے بعد ملک ہند میں امام ہوگا۔ کونسا احمدی ہے۔ جو اس نظارہ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ رہا۔ کہ اسی خدائی پروگرام کے مطابق آج کام ہو رہا ہے۔ کچھ خدام دین غلامانِ محمود یورپ و امریکہ میں یہ کام بجا لا رہے ہیں۔ اور بہت سے رختِ سفر باندھ رہے ہیں۔ اور سینکڑوں اور ہزاروں بچے اس فوج میں بھرتی ہونے کے لئے شانِ ایازی پیدا کر رہے ہیں۔ بارک اللہ فیھم وزاد عددھم وعُدَدھم۔

اس علامت کا بے نظیر ظہور

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ روز بروز زیادہ سے زیادہ ظاہر ہو رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے شملہ کے گرمائی دار السلطنت سے تمام مذاہب کے نمائندوں کے لئے اعلان فرمایا کہ:۔

"میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے۔ جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے۔ تو آئے اور آکر ہم سے مقابلہ کرے۔ مجھے تجربہ کے ذریعہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اور کوئی مذہب اس کے مقابلہ پر نہیں ٹھیر سکتا۔" (الفضل ۲۳ر اکتوبر ۱۹۳۰ء)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے شاہ افغانستان کو لکھا:۔ "علوم قرآن میں آپ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے خدام کا بھی کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور قرآن کریم گویا اس وقت صرف ہمارا ہی ہے۔" (دعوۃ الامیر ص۱۹۵)

علماء دیوبند کو چیلنج کرتے ہوئے فرمایا:۔ "اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں۔ جن سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ اور جن میں انسان کے اخلاق و اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع بتائے گئے ہیں۔ تو ان کے لکھنے میں ان مولویوں کو میں اپنے مقابلہ پر بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئے۔ تو دیکھینگے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائینگی۔ ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائینگے۔ اور وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے۔ اگر ان میں ہمت و جرأت ہے۔ تو مقابلہ پر [illegible] (الفضل ۱۶ر جولائی ۱۹۲۵ء)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے عام اعلان کے طور پر فرمایا۔ کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان علماء کو چیلنج دیا۔ کہ میرے مقابل پر آکر تفسیر لکھو۔ اگر ان علماء میں علم ہوتا۔ تو وہ اسے قبول کیوں نہ کرتے؟ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ تفسیر کا کام میرا ہے یا اس کا جو مجھ سے ہے۔ اور اس طرح یہ دروازہ اپنی جماعت کے لئے بھی کھلا رکھا ہے۔ اب میں نے بھی کئی بار چیلنج دیا ہے۔ کہ قرعہ ڈال کر کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں۔ تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو۔ بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو۔ غور کر لو۔ اور مجھے وہ نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابل پر آکر اس کی تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لیگی۔ کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلے ہیں یا ان پر۔ مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی۔ کہ سامنے آئے۔" (الفضل ۷ر مارچ ۱۹۳۸ء)

آج تک کسی عالم اور کسی مفسر قرآن کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ کے مقابل تفسیر نویسی میں مقابلہ کرے۔ کیا صفحۂ زمین پر غیر احمدی عالموں میں سے ایک بھی اس میدان میں اتر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی تفسیر کا ایک حصہ طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ منصف مزاج اسے پڑھ کر بآسانی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ کس طرح معارف قرآنی کا ایک بحرِ ذخار موجود ہے۔

کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب کی معرکۃ الآرا تقریر

لنڈن ۱۸ فروری۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن لکھتے ہیں کہ کل برٹش کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس نے چیتھم ہاؤس میں اپنا ابتدائی اجلاس منعقد کیا۔ اخبار "آبزرور" کا سٹاف رپورٹر لکھتا ہے۔ کہ تمام مقررین میں سے زیادہ صاف گو انڈین ڈیلیگیشن کے عمامہ پوش چیئرمین سر ظفر اللہ خان صاحب تھے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ ہندوستان کے ۲۵ لاکھ فرزند کامن ویلتھ کی اقوام کی آزادی کی حفاظت کے لئے لڑ رہے ہیں مگر ہندوستان خود اپنی آزادی کے لئے درخواستیں کر رہا ہے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی وفات پر تعزیت کا تار

کلکتہ ۱۹ اپریل۔ سیٹھ عبد السلام صاحب نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے:۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی وفات کی خبر سنکر سخت صدمہ ہوا۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کی توحید اور احمدیت کے فدائی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص مرید اور حجۃ اللہ کا لقب پانے والے تھے۔ ہمیں بحیثیت احمدی نیز بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کے فرزند ہونے کی وجہ سے آپ کی وفات کا سخت صدمہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

صدر انجمن احمدیہ کا ایک ضروری ریزولیوشن

اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۱۳۵ و ۱۳۶ کے ماتحت کسی افسر صیغہ یا کسی ناظر کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ سلسلہ کی کوئی جائیداد کسی شخص کے نام بذریعہ رہن یا بیع بیبا یا بلا معاوضہ وغیرہ منتقل کرے۔ اور یہ اختیار صدر انجمن احمدیہ کو بھی حاصل نہیں ہے۔ جب تک وہ ایسے انتقالات کی منظوری دینے سے قبل خلیفہ وقت کی منظوری حاصل نہ کرلے (ریزولیوشن ۲۸ غ م ۴۵ء)

فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ قادیان

تعلیم قرآن کریم کے متعلق ضروری تحریک

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق نظارت تعلیم تربیت نے تعلیم قرآن کریم کے لئے ماہ وفا (جولائی ۱۹۴۵ء) کا فیصلہ کر دیا ہے۔ جماعتوں کے عہدہ داران اپنی اپنی جماعت سے [illegible]

ایک سال میں ایک لاکھ احمدی

اگر آپ اپنے اندر چستی اور بیداری پیدا کر کے تبلیغ احمدیت کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں۔ اور پورے عزم اور ارادہ سے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ میں لگ جائیں۔ تو صرف ہندوستان میں ایک سال میں ایک لاکھ احمدی بڑھ سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے کہ انسان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے۔ اور ان سے کہے کہ اب میں نے یہاں سے ہرگز نہیں اٹھنا ہے۔ ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو کہ میں غلط راستہ پر ہوں اور یا تم سمجھ جاؤ کہ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو۔ اس عزم اور ارادہ سے اگر ساری جماعت کھڑی ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی ایک سال بھی ختم نہیں ہوگا کہ ہماری ہندوستان کی جماعت میں صرف احمدیوں کے رشتہ داروں کے ذریعہ ہی ایک لاکھ احمدی بڑھ جائیں گے"

اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو اسی عزم اور ارادہ سے تبلیغ کیجئے۔ اور اپنی کارگزاری سے ماہ بماہ اپنے سکرٹری صاحب تبلیغ کی معرفت مطابق مندرجہ ذیل نمونہ رپورٹ مطلع فرمائیے۔

نمبر شمار	نام مبلغ مع پتہ	نام جماعت	نام زیر تبلیغ رشتہ داران	ذرائع تبلیغ: تعداد خطوط جو لکھے گئے	ذرائع تبلیغ: تعداد ملاقات جو کی گئیں	دیگر قابل ذکر امور

اب ان دنوں حضور آخری پارہ کا روزانہ درس دیتے ہیں۔ اسے سننے والے جانتے ہیں کہ کس قدر معرفت کی باتیں اور آسمانی نکتے اس برگزیدہ بندے پر نازل ہو رہی ہیں۔ جن لوگوں نے متقدمین کی تفاسیر پڑھی ہیں۔ وہ کبھی جب حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ کے اس حصہ تفسیر کو شائع ہونے پر پڑھیں گے۔ تو ان کے دل وجد کریں گے۔ اور ارواح میں ایک انتعاش پیدا ہوگا۔ اور بے اختیار پکار اٹھیں گے کہ واقعی آج کلام اللہ کا مرتبہ ایک نئے رنگ میں ظاہر ہوا ہے۔ یورپ و امریکہ کے اعتراضات کا اچھوتے طریق پر الفاظ آیات سے ہی ایسا جواب دیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید کی شان اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی انسان کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ پر علوم قرآن مجید کے بہت سے حصے کھلے ہیں جن میں سے ایک امتیازی علم ربط آیات اور ترتیب سور کا علم ہے۔ حضور کے بیان کی روشنی میں قرآن مجید موتیوں کا ایک ہار نظر آتا ہے جس میں ہر موتی موزوں جگہ پر اور بالترتیب پرو دیا گیا ہے۔ سچ ہے قل العلم فی القرآن ولکن تقاصر عنہ افہام الرجال

غرض حضرت مصلح موعود کے متعلق جو علامت کلام اللہ کے مرتبہ کے اظہار کے متعلق تھی۔ وہ سو فیصدی ہمارے مطاع سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہے۔ پس ہمارے دل خوشی سے معمور اور خدائی قدرت کے ظہور پر رقص کرتے ہیں۔ ہم پورے جوش سے تمام دنیا کو دعوت دیتے ہیں کہ آج خدا کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا ہے۔ ہدایت کا سورج چمک رہا ہے۔ مبارک وہ جو بصیرت پائیں اور انہیں قبول حق کی توفیق ملے۔

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن پلستر لگانے کی وجہ سے اب طبیعت پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ حرارت بھی ۱۰۳ تک جاتی ہے۔ درد بھی ہوتا ہے۔ اور پسینہ بھی آتا ہے۔ اور بے چینی بے حد رہتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔

خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۸ پارک روڈ دہلی۔

[illegible]

نیلامی درختان شیشم

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زراعتی فارم ہائی سکول میں بعض درختان شیشم کی نیلامی کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز یہ بھی حکم دیا ہے۔ کہ نیلامی میں یہ شرط رکھدی جاوے۔ کہ ان درختان شیشم کو زیادہ سے زیادہ دس دن کے اندر اندر کٹوا کر وہاں سے اٹھالیا جاوے۔ لہذا بغرض آگاہی عام وخاص اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ درختان شیشم موقعہ پر ۲۱/۲/۴۵ بوقت نو بجے صبح مندرجہ بالا شرط کے ماتحت نیلام کئے جاوینگے۔ نیز یہ بھی ضروری ہوگا۔ کہ جس شخص کے نام نیلام ختم ہو۔ اسے زر بیع نقد ادا کرنا ہوگا۔ فقط والسلام

خاکسار محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان

نہری اراضی برائے ٹھیکہ

قطعہ اول: نہری اراضی معازی ۹۰ ایکڑ قصبہ قبولہ برلب سڑک پختہ ریلوے سٹیشن منڈی عارف والہ سے ۴ میل پر ہے۔ زمین امریکن کپاس اور گندم کے لئے خاص طور پر موزون ہے۔ زر ٹھیکہ ۵۰۰/۳ روپیہ سالانہ۔

قطعہ دوئم: ۷۰ ایکڑ نہری اراضی متصل قصبہ کھڈیاں۔ ضلع لاہور۔ زمین گندم پونڈا اور کپاس کے لئے موزون ہے۔ کھڈیاں ریلوے سٹیشن ہے۔ انگریزی سکول اور ہسپتال اور منڈی ہے۔

فتح محمد سیال قادیان

مولوی محمد علی صاحب کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام

۲۲۰۰۰

مولوی محمد علی صاحب کی گذشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا احمد کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخرالزمان اور نبی ورسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جاملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی اور مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ ”حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افتراء ہے“ تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتدا میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہی کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو دو سال سے **بائیس ہزار روپیہ انعام** کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں اور پھر بار بار یاد دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہوگے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آرہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ معہ شرائط حلف اردو انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو دو آنے کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کردیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

نہایت باموقعہ اراضیات برائے فروخت

قادیان کے مختلف محلوں میں اراضیات برائے فروخت ہیں۔ اس وقت قادیان میں ساٹھ سے ایک صد روپیہ فی مرلہ سے اوپر قیمت محلوں میں ہو رہی ہے۔ لیکن ہم قادیان کی آبادی میں ۴۰-۴۵-۵۰ روپیہ فی مرلہ کے حساب اراضی دے سکیں گے۔ بیس اور تیس فٹ کی سڑکوں پر ارزاں اور گراں دونوں قسم کی اراضیات موجود ہیں۔ اکٹھا رقبہ ۸ گھماؤں سے ۱۶ گھماؤں تک یکجائی جس میں کنواں لگا ہوا ہے۔ قابل فروخت ہے۔ قادیان میں اراضیات پر روپیہ لگانا بہترین انوسٹمنٹ ہے۔ پس دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

جو دوست اپنا رقبہ فروخت کرنا چاہیں۔ وہ ہمارے ساتھ خط وکتابت کرسکتے ہیں۔ ہمارا ہر ایک لین دین امور عامہ میں رجسٹرڈ ہوگا۔ پہلے درخواست دینے والوں کو ترجیح دی جائیگی۔

خاکسار خان محمد عبداللہ خاں۔ دارالسلام قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۹ فروری۔ ایڈمرل نمٹس کے ایک خاص اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہوائی جہازوں نے دو روز تک ٹوکیو اور یوکوہاما پر بڑے زور کے حملے کئے۔ ہوائی لڑائیوں میں دشمن کے ۳۳۲ ہوائی جہاز برباد ہوئے اور زمین پر ۱۷۷ نیز بحری جہاز بھی ڈوب گئے۔ اور ایک کو آگ لگا دی گئی۔ ہمارا کوئی جہاز ضائع نہیں ہوا۔ اب کریجیڈور کے جزیرے میں جاپانی توپوں کی ایک چوکی پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔ جزیرے کے بڑے حصہ سے دشمن کا صفایا کیا جا چکا ہے۔ منیلا کی خلیج میں اب امریکن جہازوں کی بلا روک ٹوک آمدورفت شروع ہو چکی ہے۔ منیلا میں ایک ہسپتال پر امریکن فوج نے قبضہ کر لیا۔ سات ہزار مریض اور نظربند رہا کرا لئے گئے۔ آئی او جیما کے جزیرہ پر حملہ برابر جاری ہے۔ اور تقریباً ہموار ہے۔ ساحل پر تین جاپانی توپوں کی چوکیوں کو برباد کر دیا۔ جاپانیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن فوجوں نے ساحل پر اترنے کی کوشش کی مگر ایڈمرل نمٹس کے اعلان میں اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی [illegible] اور امریکن ہوابازوں نے بورنیو میں ساحل جاپانی جہازوں پر حملہ کیا۔ اور ان کو کافی نقصان پہنچایا۔

کانڈی ۱۹ فروری۔ مانڈلے سے ۳۵ میل مغرب کی طرف اتحادی فوجوں نے دریائے ایراودی کو پار کر لیا۔ اور اس سے اب مانڈلے کی لڑائی کا نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ ۱۲ فروری کی رات کو ۱۴ ویں فوج نے دریا پار کر لیا تھا۔ اور اب تک ۹ میل مربع علاقہ پر قدم جما چکی ہے۔ جاپانی ہمارے اس مورچہ پر ہر رات کو حملے کرتے ہیں۔ جب ۱۴ ویں فوج دریا کو پار کرنے میں لگی ہوئی تھی۔ تو کچھ اور دستے دشمن کو دوسری طرف متوجہ رکھنے کے لئے دریا کے ساتھ ساتھ نیچے کی طرف جا رہے تھے۔ دریا کے مشرقی کنارے پر سنگو کے مورچہ کو اتحادی فوج اور بڑھاتی جا رہی ہے۔ اراکان کے کنارے اکیاب کے ساٹھ میل جنوب مشرق کیعقر اتحادی فوج ایک اور جگہ اتر گئی ہے۔ اور آگے بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کارروائی سے شمالی اراکان کے جاپانیوں کے گھر جانے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

ماسکو ۱۹ فروری۔ برسلاؤ کے مغرب میں روسی فوجوں نے دو جرمن شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جن میں سے ایک دشمن کے رسد اور کمک کے اہم مرکز سے صرف پندرہ میل پر ہے۔ برسلاؤ پر حملہ کرنے والی روسی فوج اب شہر کی اندرونی قلعہ بندیوں تک جا پہنچی ہے۔ اس علاقہ میں روسیوں کی دو ٹینک فوجیں برلین پر پیشقدمی کے لئے برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ موسم سازگار ہوتے پر بلہ بول دیں گی۔ روسی گورنمنٹ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی جنرل چرنوسکی ایک لڑائی میں زخمی ہو کر چل بسے ہیں۔ آپ کی عمر صرف ۳۶ سال تھی۔ اور آپ روسی جرنیلوں میں سے سب سے کم عمر تھے۔

لنڈن ۱۹ فروری۔ مغربی محاذ پر اتحادی فوج لکسمبرگ کی سرحد سے پرے اپنے مورچے سے آگے بڑھ رہی ہے۔ اس نے پانچ جرمن شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور حکومت میں داخل ہو چکی ہے۔ ساتویں امریکن فوج کے دستے اب جبر سنی کی سڑک پر لڑ رہے ہیں۔ اور وہ جنگلوں میں گھس چکے ہیں۔ نویں امریکن فوج گاؤ سش کے اور قریب پہنچ گئی ہے جو جرمن سڑکوں کا ایک اہم مرکز ہے۔

لنڈن ۱۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ اور روس کے درمیان ان ممالک کے مستقبل کے متعلق جو روس کی سرحد پر واقع ہیں۔ اور جن پر اسوقت جاپان کا قبضہ ہے۔ ایک معاہدہ ہو چکا ہے۔ جاپان کی شکست کے بعد روس مشرق بعید کے متعلق فیصلوں میں ضرور حصہ لے گا۔

لنڈن ۱۹ فروری۔ یہ افواہ زوروں پر ہے کہ ہٹلر صلح پر آمادہ ہو گیا ہے۔ اور اس نے صلح کی شرائط پوپ کو بھیجی ہیں۔ جو اتحادی لیڈروں سے بات چیت کر رہے ہیں

روم ۱۹ فروری۔ ماسکو ریڈیو نے یہ خبر براڈکاسٹ کی تھی۔ کہ پوپ کو یہ امید تھی۔ کہ اسے کریمیا کانفرنس میں مدعو کیا جائے گا۔ مگر پوپ نے اس خبر کی تردید کی ہے

لنڈن ۱۹ فروری۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ جرمنی اور جاپان کے خلاف لڑائی میں اتحادیوں کے اخراجات چودہ کھرب ڈالر سے زائد ہوں گے۔ تباہ شدہ عمارات، شہروں کے بسانے پر جو خرچ آئے گا وہ اس سے الگ ہوگا آنے والی نسلیں یقیناً ان لوگوں پر لعنت بھیجیں گی جو گزشتہ اور موجودہ عالمگیر جنگ کے ذمہ دار ہیں۔ وہ انہیں شیطان اور عقل و دانش سے بیگانہ سمجھیں گی۔

پیرس ۱۹ فروری۔ یہاں موسیو لاوال کی جاگیر کا تمام سامان آرائش نیلام کر دیا گیا ہے۔ اس سے دس لاکھ فرانک کی رقم وصول ہو گئی ہے۔ اس کی تین سفید ٹائیاں تین تین سو فرانک میں فروخت ہوئیں۔

بوئنس آئرز ۱۹ فروری۔ حکومت ارجنٹائن نے جرمنی کو انتباہ کیا ہے کہ اگر جرمنی نے ارجنٹائن کے سفارتخانہ کے وہ سات آدمی نہ چھوڑے جنہیں اس نے بغیر [illegible] حراست میں رکھا ہوا ہے تو حکومت ارجنٹائن اس کے خلاف اعلان جنگ کر دے گی۔

نیویارک ۱۹ فروری۔ امریکن خیال ہے کہ حال میں ٹوکیو پر جو بے پناہ بم باری کی ہے اس نے جاپانی وزارت کے ٹوٹنے کا امکان پیدا کر دیا ہے۔ امپیریل ملیٹ پارٹی وزیراعظم سے مل کر نئی سیاسی پارٹی بنانے پر غور کر رہی ہے۔

لاہور ۱۹ فروری۔ پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے سردار شوکت حیات خاں کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا ہے۔ سردار صاحب نے ایک بیان میں کہا کہ لیگ پارٹی کانگرس کے ساتھ تعاون جاری رکھے گی۔

لنڈن ۱۹ فروری۔ مارشل کونیف کی فوجوں نے ابھی تک دریائے ناس کو پار نہیں کیا۔ اس محاذ پر بہت سخت لڑائی ہو رہی ہے روسیوں کو ہر گز زمین کے لئے سخت لڑائی کرنی پڑ رہی ہے۔ جرمنوں کی مزاحمت بہت شدید ہو گئی ہے۔ اور اس سے ماسکو میں کچھ تشویش پھیل گئی ہے۔

دہلی ۱۹ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں مسٹر کرشن آچاریہ کی طرف سے ایک تحریک التوا پیش ہوئی۔ جس میں حکومت ہند پر یہ اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ اس نے ایک اور دو ہزار کے درمیان ماہوار تنخواہ پانے والے ملازموں کو جنگی الاؤنس دیئے جانے کی منظوری سے قبل اسمبلی سے مشورہ نہیں کیا۔ مگر یہ تحریک رائے شماری کے بغیر ہی گر گئی۔

ماسکو ۱۹ فروری۔ مشرقی محاذ پر مارشل کونیف کی فوجیں ایک ایسی ندی پر لڑ رہی ہیں۔ جو دریائے اوڈر میں آ گرتی ہے۔ برسلاؤ کی جرمن فوج ابھی تک روسی گھیرے میں ہے۔ اور اب بچ کر نکل نہ سکے گی۔

لنڈن۔ ۱۹ فروری۔ مغربی محاذ پر پہلی کینیڈین فوج اس وقت گاخ کی جرمن چھاؤنی کے اندر دشمن سے لڑ رہی ہے۔ آج اتحادی دو طرفوں سے ہلہ بول کر شہر کے اندر داخل ہو گئے۔ امید ہے کہ یہ شہر جلد سر ہو جائیگا۔

واشنگٹن ۱۹ فروری۔ ایڈمیرل نمٹس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج امریکن فوج نے آیوجیما کے قلعہ بند جزیرہ پر چڑھائی کر دی۔ فوجوں کے اترنے سے قبل تین روز تک اس جزیرہ پر گولہ باری و بمباری کا سلسلہ جاری رہا۔ اس وقت امریکن و جاپانی فوجوں میں وہاں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ تین ہزار امریکن سپاہی یہاں اترے ہیں۔ جو ایک سو جہازوں میں سوار ہو کر یہاں پہنچے۔ جاپانی ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ آج پھر بھاری امریکن بمباروں نے خاص جاپان پر حملہ کیا۔ اسی بمباروں نے کنڈو کے علاقہ پر حملہ کیا۔ اور آتش افروز و دوسرے بم گرائے۔ ۱۶-۱۷ فروری کو ٹوکیو کے علاقہ میں امریکن طیاروں نے جو حملہ کیا تھا۔ اندازہ ہے۔ اس کے نتیجہ میں پانسو کے قریب جاپانی طیارے برباد ہوئے امریکنوں کو صرف ۴۹ کا نقصان ہوا۔ اور ان میں سے بھی اکثر کے ہواباز بچا لئے گئے۔

کلکتہ ۱۹ فروری۔ ایک سرکاری اعلان

۲۱ فروری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا

کاغذ کی مشکلات کی وجہ سے چونکہ سوائے اس کے چارہ نہ تھا کہ دو پرچوں کو اکٹھا کر کے مصلح موعود نمبر ایک چھوٹے سے حجم میں شائع کیا جا سکے۔ اس لئے پرچہ زیر نظر دو نمبروں کا مجموعہ ہے۔ اس وجہ سے ۲۱ فروری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ احباب نوٹ کر لیں اور ۲۱ فروری کے پرچہ کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ (مینجر)